besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ کے میدان میں

تالیف
حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
اُستاذُ الحدیث جامعۃُ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

مکتبہ ایمان و یقین

besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ کے میدان میں

مؤلف

مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم العالی

اُستاذُ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراتشي

ناشر:

مکتبہ ایمان ویقین

besturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: محمد رسول اللہ ﷺ جنگ کے میدان میں

مصنف : مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم العالی

تعداد : گیارہ سو

طباعت : اوّل

سنِ اشاعت: مئی ۲۰۱۱ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

باہتمام : غفران اللہ جان بنوی

ناشر : مکتبہ ایمان و یقین (فون: 0333-7993963)

ملنے کے پتے

۞ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی
۞ دار الاشاعت، اردو بازار کراچی
۞ مکتبۃ الرازی، بنوری ٹاؤن کراچی
۞ قدیمی کتب خانہ، اردو بازار کراچی
۞ مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی
۞ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
۞ مکتبہ عبداللہ بن مبارک
۞ المکتبۃ المنصور، راولپنڈی
۞ ضیاء بک سیلر، میر علی
۞ اسلامی کتب خانہ، چوک بازار بنوں
۞ ممتاز کتب خانہ، پشاور
۞ علمی کتب خانہ، میران شاہ

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
ابوسفیان محلّہ یہود میں	۲۱۵	پابند سلاسل حضرت ابوجندلؓ	۲۴۸
لشکرِ کفار بھاگ رہا ہے	۲۱۵	مقامِ خیبر	۲۵۱
خدائی طوفان	۲۱۷	جنگِ خیبر کے اسباب	۲۵۱
ابوسفیان کا خط	۲۱۸	جنگِ خیبر محرم الحرام ۷ھ میں ہوئی	۲۵۲
حضور اکرمؐ کا جواب	۲۱۹	مدینہ منورہ سے لشکرِ اسلام کی روانگی	۲۵۴
غدار بنوقریظہ کا انجام	۲۲۰	خیبر کے قریب لشکرِ اسلام کا پڑاؤ ڈالنا	۲۵۶
بنوقریظہ کا لشکرِ اسلامی سے مذاکرات	۲۲۲	''نطاۃ'' قلعوں کی فتوحات	۲۵۸
کعب بن اسد کی تجویزیں	۲۲۲	خیبر کے قلعوں پر ایک نظر	۲۶۰
مذاکرات کے لئے ابولبابہؓ کا جانا	۲۲۴	قلعہ صعب بن معاذ کے سامنے گھمسان کی لڑائی	۲۶۰
بنوقریظہ میں حضرت سعد کا فیصلہ	۲۲۵	مؤمن و کافر کا مقابلہ	۲۶۱
غدار یہود اور کفر کے سرغنے موت کے سامنے	۲۲۷	لشکرِ اسلام کو عارضی شکست اور پھر فتح	۲۶۲
قرآن کریم اور جنگِ خندق	۲۲۹	مفتوحہ قلعہ کا سامان	۲۶۴
باب چہارم: جنگِ خیبر	۲۳۳	قلعہ ''قلّہ'' پر چڑھائی	۲۶۶
مقامِ حدیبیہ	۲۳۵	علاقہ الشق کے قلعوں پر چڑھائی	۲۶۸
مدینہ منورہ سے حضور اکرمؐ کی روانگی	۲۳۵	حباب بن منذرؓ اور غزول یہودی کا مقابلہ	۲۶۸
سفارتی مذاکرات	۲۳۷	شیر اسلام ابودجانہ اور یہودی کا مقابلہ	۲۶۹
بیعت رضوان	۲۴۰	قلعہ نزار کے سامنے حق و باطل کا مقابلہ	۲۷۰
صلح حدیبیہ کی شرائط	۲۴۳	قلعہ نزار کا عظیم الشان قیدی	۲۷۰
صلح حدیبیہ مجاہدین کے لئے عبرت	۲۴۵	قلعہ قموص کے سامنے گھمسان کی جنگیں	۲۷۳

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
شیرِ خدا علی المرتضیٰؓ میدانِ کارزار میں	۲۷۴	معان میں صحابہ کرامؓ کا مشورہ	۳۰۷
حضرت زبیرؓ اور یاسر کافر کا مقابلہ	۲۸۲	دونوں فوجوں کا آمنا سامنا	۳۰۹
قلعہ وطیح اور سلالم کی فتح	۲۸۳	میدانِ موتہ میں گھمسان کی جنگ	۳۱۰
غنائم خیبر کی تفصیل	۲۸۵	آنحضرتؐ میدانِ جنگ کا منظر دیکھ رہے ہیں	۳۱۱
کنانہ بن ربیع کا دھوکہ اور موت	۲۸۵	محبوب رسولؐ اور عاشقِ رسولؐ حضرت زید گھمسان میں	۳۱۲
شہداء خیبر اور دیگر واقعات	۲۸۷	حضرت جعفر طیارؓ جنگ موتہ کے کارزار میں	۳۱۶
نتائج جنگ	۲۸۸	حضرت عبداللہ بن رواحہؓ شوقِ شہادت میں	۳۲۴
باب پنجم: جنگِ موتہ	۲۹۱	سیف اللہ خالدؓ میدانِ جنگ میں	۳۲۸
مقامِ موتہ کا محلِ وقوع	۲۹۳	میدانِ موتہ میں کچھ اور معرکے	۳۳۴
سریہ موتہ کو غزوہ کیوں کہتے ہیں؟	۲۹۶	مدینہ منورہ میں شہداء کی خبر کا پہنچنا	۳۳۷
۸ھ جنگِ موتہ کے اسباب	۲۹۸	باب ششم: فتح مکہ	۳۴۳
مدینہ منورہ سے لشکرِ اسلام کی روانگی	۲۹۹	مکہ مکرمہ کے مختلف نام	۳۴۵
حضور اکرمؐ کی وصیت ونصیحت	۳۰۰	مکہ مکرمہ کا محل وقوع	۳۴۵
بہادر اسلام حضرت عبداللہ بن رواحہ کا جذبۂ جہاد	۳۰۱	مکہ مکرمہ کی فضیلت	۳۴۶
جہاد میں تھوڑی سی تاخیر بھی موجب نقصان	۳۰۴	فتح اعظم فتح مکہ کے اسباب	۳۴۷
شہادت کی تمنا	۳۰۴	دربارِ نبوی میں نقضِ عہد کی اطلاع	۳۵۰
لشکرِ اسلام معان کی طرف بڑھ رہا ہے	۳۰۵	ابوسفیان مدینہ میں امن تلاش کر رہا ہے	۳۵۲
لشکرِ اسلام کے مقابلے کیلئے لشکرِ کفار.....	۳۰۶	ابوسفیان کی واپسی	۳۵۶

besturdubooks.wordpress.com

باب چہارم

جنگِ خیبر

besturdubooks.wordpress.com

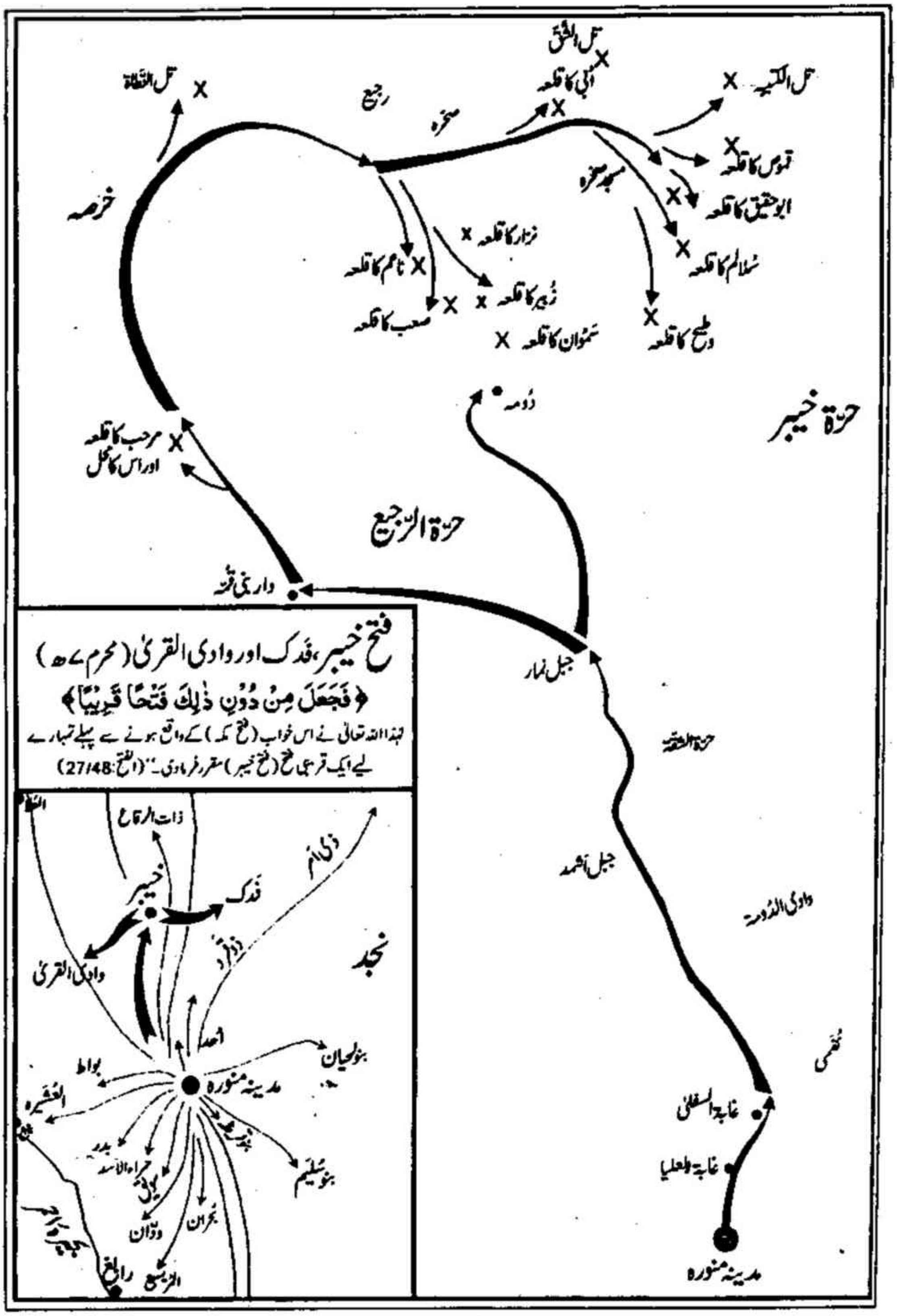

besturdubooks.wordpress.com

مقام حدیبیہ

علامہ یاقوت حمویؒ معجم البلدان، ج:۲، ص:۲۲۹ پر لفظ حدیبیہ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ لفظ ''ح'' کے فتحہ اور یاء کے سکون کے ساتھ ہے بعض نے اس یاء کو ساکن پڑھا ہے بعض مشدد پڑھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ دونوں صحیح ہیں یہ ایک متوسط اور چھوٹے سے گاؤں کا نام ہے اسکو حدیبیہ وہاں اس کنویں کی وجہ سے کہتے ہیں جسکے پاس مسجد بنی ہوئی ہے وہ مسجد اس درخت کے پاس ہے جس کے نیچے حضور اکرم ﷺ نے صحابہ سے بیعت لی تھی۔ علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کو حدیبیہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہاں ایک ٹیڑھا درخت تھا (حدب عربی میں ٹیڑھے کو کہتے ہیں) لیکن ایک حدیث میں آیا ہے یہ نام وہاں ایک کنوئیں کی وجہ سے ہے (حدیبیہ اور مکہ کے درمیان ایک مرحلہ یعنی ایک منزل ''۹ میل'' کا فاصلہ ہے اور حدیبیہ اور مدینہ کے درمیان ۹ مراحل کا فاصلہ ہے حدیبیہ کا بعض حصہ زمین حل میں اور بعض زمین حرم میں داخل ہے۔)

آج کل جو مسافر جدہ سے مکہ جاتے ہیں تو راستے میں ایک مقام آتا ہے جس کو وہ لوگ شمیسی کہتے ہے جہاں پر پولیس کا تفتیشی مرکز ہے جس سے آگے غیر مسلم کا داخلہ ممنوع ہے یہی جگہ حدیبیہ ہے جو مکہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

مدینہ منورہ سے حضور ﷺ کی روانگی

صلح حدیبیہ کا پہلا مرحلہ

چھ برس گزر چکے تھے کہ مکہ کے پردیسی مسلمان جو صرف ایمان کے جرم میں اپنے وطن سے جلاوطن کیے گئے تھے اور اپنے وطن کے گلی کوچوں کو دیکھنے کے لیے ترس رہے تھے۔ مدینہ منورہ میں انصار کی اخوت ومحبت نے اگر چہ مہاجرین کے قلوب وافکار میں ایک انقلاب برپا کیا تھا۔ دین اسلام کی قربانی نے انکے حوصلے بلند کئے تھے لیکن اس وطن کی محبت ایک غیر اختیاری امر تھا جس وطن میں وہ پھلے پھولے تھے ادھر زیارت بیت اللہ، طواف وعمرہ کا شوق الگ گدگدا رہا تھا، حضور اکرم ﷺ کو بھی

besturdubooks.wordpress.com

یہ شوق دامن گیر تھا اور مہاجرین وانصار کو بھی یہ شوق بے چین کر رہا تھا۔
مدینہ منورہ میں حضور ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ اپنے صحابہ کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے ہیں اور عمرہ ادا کرنے کے بعد کسی نے سر کے بال منڈوائے ہیں اور کسی نے قصر کر کے کتروائے ہیں حضور اکرم ﷺ نے یہ خواب صحابہ کرام ؓ کے سامنے بیان کیا تو انکے دلوں میں زیارت بیت اللہ اور شوق عمرہ کی دبی ہوئی چنگاری بھڑک اٹھی اور سب نے خیال کیا کہ اسی سال عمرہ وزیارت ہوگا حضور اکرم ﷺ سمجھتے تھے کہ کفار قریش ایسے بھلے مانس نہیں ہیں کہ بلا روک ٹوک ہمیں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے دیدیں گے اس لیے آپ ﷺ نے عام اعلان کیا کہ مدینہ اور اس کے گرد ونواح کے تمام مسلمان ایک جماعت بن کر چلیں تا کہ قریش پر رعب بیٹھ جائے اور ہمیں روکنے کی جسارت نہ کر سکے، چنانچہ ڈیڑھ ہزار کے قریب مسلمان اکھٹے ہو کر جانے کیلئے تیار ہو گئے حضور ﷺ نے سباع بن عرفطہؓ کو مدینہ منورہ پر عامل بنا کر یکم ذیقعدہ ۶ھ کو بغرض عمرہ سفر کا ارادہ کر کے ڈیڑھ ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا اونٹوں کو قلادے ڈالے گئے اور اتنا اسلحہ ساتھ لیا جتنا کہ ایک مسافر کو سفر میں ضروری ہوتا ہے اور وہ بھی نیام میں کیونکہ آپ ﷺ کا ارادہ جنگ کا نہیں تھا صرف عمرہ کا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک صحابی بسر بن سفیانؓ کو بطور جاسوس آگے بھیج دیا تا کہ قریش مکہ کے حالات اور انکی نقل وحرکت پر نظر رکھے جب آپ ﷺ عذیر اشطاط پر جو مکہ سے تقریباً ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے، پہنچے تو آپ ﷺ کے قاصد جاسوس بسر بن سفیانؓ نے آکر آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ مکہ کے قریش اور ارد گرد کے قبائل سارے مقام بلدح میں اکٹھے ہو چکے ہیں انہوں نے ہر قسم کا اسلحہ اٹھا رکھا ہے اور قسمیں کھائیں ہیں کہ محمد ﷺ اور انکے ساتھیوں کو مکہ میں ہرگز ہرگز داخل نہ ہونے دینگے ان لوگوں نے طویل لڑائی کا ارادہ بھی کیا ہے اور خالد بن ولید کو دوسو سپاہیوں کے ساتھ مقدمۃ الجیش کے طور پر کراع الغمیم مقام پر متعین کیا ہے اور آس پاس کے تمام پہاڑیوں پر اپنے جاسوس بھی بٹھا رکھے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس صورت حال کے پیش نظر اپنے صحابہ سے مشورہ کیا تو صدیق اکبرؓ نے فرمایا: ''یارسول اللہ! ہمیں ہر حال میں عمرہ کے لیے بیت اللہ میں داخل ہونا چاہئے اگر کفار مقابلے میں آگئے تو ہم لڑیں گے ورنہ عمرہ کر کے آجائینگے حضرت

besturdubooks.wordpress.com

مقداد بن عمروؓ نے پُر جوش انداز سے جانے کا مشورہ دیا دوسرے صحابہؓ نے بھی یہی رائے دی لیکن حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کے سامنے مختصر سا خطبہ دیا آپ نے فرمایا ہم اس وقت صرف عمرہ کے ارادے سے آئے ہیں لڑنے کے ارادے سے نہیں آئے ہیں یہ کہہ کر آپ نے راستہ تبدیل کر کے سنگستانی راستے سے ہوتے ہوئے مقام حدیبیہ پہنچے یہاں پر پانی کی قلت پیش آئی اور کئی مرتبہ پانی کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا معجزہ ظاہر ہوا کبھی خشک کنوئیں میں پانی بھر گیا کبھی آپ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا بہرحال لشکرِ اسلام احرام کی حالت میں اونٹوں کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر قیام پذیر ہوا۔ وہاں ایک مقام پر حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی کوشش کے باوجود وہ آگے نہ بڑھی اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اللہ نے آگے بڑھنے سے روکا ہے میں ہر اس فیصلہ کو قبول کروں گا جس میں دین اسلام کے منافی کوئی حکم نہ ہو یہی اشارہ صلح حدیبیہ کی بنیاد تھی اور یہی ہر شرط قبول کرنے کیلئے ذریعہ اور سبب بنا۔ گویا کہ منشاء خداوندی اس وقت نہ لڑنے کا تھا اگرچہ حدیبیہ میں لشکر اسلام اور کفار ایک دوسرے کے بالکل آمنے سامنے تھے۔

سفارتی مذاکرات

صلح کا دوسرا مرحلہ

قریش کا پہلا قاصد بُدیل: جب مسلمان مقام حدیبیہ میں اطمینان کے ساتھ قیام پذیر ہوئے اور قریب ہی میں لشکر کفار نے پڑاؤ ڈال دیا تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگ حضور اکرم ﷺ کے پاس بدیل بن ورقاء کی سرکردگی میں آئے یہ لوگ اگرچہ کفار میں شامل تھے لیکن مسلمانوں کے ساتھ ان کی ہمدردیاں تھیں اور حضور ﷺ کے ساتھ انکے خفیہ رابطے تھے۔ بدیل بن ورقاء نے حضور ﷺ سے سوال کیا اے محمد (ﷺ)! بتاؤ آپ کس ارادے سے آئے ہیں آپ کا منشاء کیا ہے قریش تو سارے قبائل کے ساتھ آپ کو بیت اللہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے اب آپ صاف صاف بتائیں کہ آپ کا منشاء کیا ہے؟

حضور اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ ہم لڑنے کے لیے نہیں بلکہ فقط عمرہ کرنے آئے ہیں تعجب ہے کہ قریش کو لڑائی کے خیال نے کھالیا سوتے میں بھی لڑائی کا خواب دیکھتے ہیں، کاش اگر قریش

besturdubooks.wordpress.com

یکسو ہو کر مجھ سے صلح کر کے الگ تھلگ ہو جاتے اور میرے معاملے کو دوسرے عرب پر چھوڑ دیتے اگر میں غالب آ جاتا تو تمہاری عزت، اور اگر وہ غالب آ جاتے تو تمہاری تمنا پوری ہو جاتی، میرے رب نے میرے ساتھ جو مدد کا وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اگر قریش باز نہ آئے تو اس ذات بابرکت کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان سے ضرور قتال و جہاد کرونگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو غالب کر دے یا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ رخصت ہو جاؤں۔ بدیل نے جا کر قریش کو نہایت اچھے انداز سے سمجھا دیا کہ یہ لوگ صرف عمرہ کے لیئے آئے ہیں انکو اجازت دو اور ہٹ دھرمی نہ کرو قریش نے کہا تم نہیں سمجھتے اس میں ہماری ناک کٹ جائے گی سب نے مل کر بدیل کی رائے ٹھکرا دی۔

دوسرا قاصد مکرز: اسکے بعد قریش نے مکرز بن حفص کو سفیر بنا کر بھیجا حضور ﷺ نے جب مکرز کو آتے دیکھا تو یہ فرمایا یہ دھوکہ باز شخص ہے تاہم حضور ﷺ نے مکرز کو بھی وہی جواب دیا جو اس سے پہلے بدیل کو دے چکے تھے۔ اس کے بعد قریش نے عروہ بن مسعود کو اس سفارتی مشن پر حضور ﷺ کی طرف روانہ کیا، یہ ایک جہاں دیدہ ہوشیار شخص تھا اس نے آ کر حضور ﷺ سے اس طرح گفتگو کی۔

تیسرا قاصد عروہ بن مسعود: اے محمد (ﷺ)! میں آپکی قوم قریش کو اس حال پر چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ بیوی بچوں چھوٹوں بڑوں کو لیکر تمہارے مقابلے میں آ چکے ہیں اب اگر آپ ان سے لڑ کر غالب آ گئے تو اپنی ہی قوم کو برباد کر دو گے اور اگر معاملہ الٹا ہوا کہ وہ تم پر حاوی ہو گئے تو خوب یاد رکھو کہ یہ مختصر سی جماعت جو تیری مدد کا دم بھر رہی ہے تتر بتر ہو کر بھاگ جائے گی اور تم کو اکیلے چھوڑ دیگی یہ صرف چند گرے پڑے لوگ تیرے پاس اکھٹے ہو گئے ہیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: کیا ہم حضور اکرم ﷺ کا ساتھ چھوڑ دیں گے جاؤ "لات" و "مناۃ" کی شرم گاہ کو چاٹتے رہو۔

عروہ: یہ کون شخص ہے جو اس طرح سخت لہجہ میں مجھ سے تلخ کلامی کر رہا ہے۔

حضور اکرم ﷺ: ابوقحافہ کا بیٹا ابوبکر ہے۔

اس کے جواب میں عروہ نے کہا کہ میں اس کا جواب نہیں دوں گا کیونکہ اس شخص کے مجھ پر احسانات

besturdubooks.wordpress.com

ہیں۔اسکے بعد عروہ ملکی رسم و رواج کے مطابق حضور اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر بات کرتا تھا حضور اکرم ﷺ کے پاس آپ کا شیدائی مغیرہ بن شعبہؓ شیر کی طرح غضب کے ساتھ کھڑے تھے اور گارڈ کے فرائض انجام دے رہے تھے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار تھی اور سر پر جنگی ٹوپی ''خود'' رکھی ہوئی تھی اس شیر نے تلوار کا قبضہ عروہ کے ہاتھ پر زور سے دے مارا اور کہا کہ ہاتھ دور رکھو اور پرے ہٹ کر ادب سے بات کر۔

عروہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تیرا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے عروہ نے کہا، اے غدار! ابھی ابھی تو میں نے تیری طرف سے دیت ادا کر کے تجھے چھڑا لیا جبکہ تم نے ایک ناحق قتل کر کے پھر اسلام قبول کر لیا؟

عروہ: اے محمد (ﷺ) بتایئے آپ کے ارادے کیا ہیں؟

حضور اکرم ﷺ: ہم صرف عمرہ کرنے آئے ہیں عمرہ کر کے واپس چلے جائینگے ہم اس وقت لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں حضور ﷺ نے جو جواب بدیل بن ورقا کو دیا وہی جواب عروہ بن مسعود کو بھی دیا۔

ادھر عروہ نے دیکھا کہ صحابہ کرام حضور اکرم ﷺ کے احترام میں ایسے کھڑے ہیں کہ سب کی نگاہیں جھکی ہوئی ہیں حضور ﷺ کے وضو کا پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے، منہ سے اگر آپ تھوک بھی پھینکتے ہیں تو اس پر بھی صحابہ لڑتے ہیں کہ کون اسے اپنے بدن پر ملے، آپ کے اشارہ آبرو پر سب کٹ مرنے کے لیے تیار ہیں گویہ کہ صحابہ نے عملاً عروہ کو بتادیا کہ جو لوگ اپنے رہنما کا اس قدر احترام کرتے ہیں وہ کبھی انکو تنہا چھوڑ کر نہیں بھاگ سکتے یہ تمہاری بھول ہے۔عروہ بن مسعود اتحاد و اتفاق کا یہ منظر دیکھ کر قریش کے پاس واپس چلا گیا اور قریش سے کہا کہ یہ لوگ خالص عمرہ کے ارادے سے آئے ہیں اور صلح بھی چاہتے ہیں ان سے صلح کر لو میں نے ان میں جو اخلاص، اطاعت امیر، قربانی و ایثار کا جذبہ دیکھا ہے یہ میں نے دنیا کے کسی بادشاہ کے ہاں نہیں دیکھا اگر تم ان سے لڑنا چاہو تو خدا کی قسم وہ لوگ جان کی بازی لگانے والے ہیں، قریش نے کہا تم بیوقوف آدمی ہو چپ کر خاموش ہو منہ بند رکھو ہم اس سال ان لوگوں کو عمرہ نہیں کرنے دینگے۔

چوتھا قاصد حلیس: پھر کفار قریش کی طرف سے مذاکرات کیلئے احابیش کا سردار حلیس بن

besturdubooks.wordpress.com

علقمہ قاصد بن کر آیا یہ شخص بیت اللہ کے زائرین، ہدایا کے جانور، کعبہ کی نذر و نیاز اور بیت اللہ کا بہت بڑا ادب کرنے والا تھا حضور ﷺ نے جب ان کو دیکھا تو صحابہ کرام ؓ سے فرمایا تلبیہ بلند آواز سے پڑھو، ہدایا کے اونٹوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے رکھو، حلیس نے جب یہ منظر دیکھا تو رونے لگا اور حضور ﷺ سے بات کئے بغیر قریش کے پاس چلا گیا اور کہا اے قریش! ہم نے تم سے معاہدہ اس لیے نہیں کیا تھا کہ تم بیت اللہ کے زائرین کو زیارت بیت اللہ سے روکو وہ لوگ صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں انکے اونٹوں نے بھوک کی وجہ سے اپنے گلے کی رسیاں تک چبا کر کھالی اور اپنے لید تک کھانے پر مجبور ہو گئے ان لوگوں کو عمرہ کرنے دو ورنہ میں اپنی قوم کے ساتھ تم سے علیحدگی کا اعلان کر دونگا۔ قریش نے کہا یہ محمد (ﷺ) کی چال ہے تم گنوار اور جنگلی آدمی ہو جاؤ خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ۔

بیعت رضوان
صلح کا تیسرا مرحلہ

حضرت خراش ؓ: کفار قریش کو اپنی بات سمجھانے اور منوانے کے لیے رسول کریم ﷺ نے حضرت خراش ؓ بن امیہ کو اپنے اونٹ پر سوار کر کے روانہ فرمایا کہ یہ قاصد قریش کو حضور ﷺ کا یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں ہم احرام میں ہیں ہمارے ساتھ ہدایا کے جانور ہیں حضرت خراش ؓ نے جا کر قریش کو پوری تفصیل بتا دی لیکن قریش نے قاصد پر حملہ کر دیا۔ حضرت خراش ؓ کو تو بچا لیا گیا مگر حضور اکرم ﷺ کے اونٹ کو ان لوگوں نے مار ڈالا اور کوئی بات نہیں سنی، یہ کفار کا حال ہے۔

حضرت عثمان ؓ بن عفان کا جانا: حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر فاروق ؓ کو اس سفارت پر بھیجنا چاہا مگر عمر فاروق ؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ قریش میرے ساتھ کس قدر دشمنی رکھتے ہیں اور میری دشمنی کا بھی ان کو اندازہ ہے اس لیے مناسب یہ ہوگا کہ ہم میں سب سے معزز شخص عثمان ؓ بن عفان کو اس مشن پر بھیجا جائے مکہ میں انکے رشتہ دار بھی ہیں، حضور ﷺ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور پھر حضرت عثمان بن عفان ؓ کو یہ پیغام دے کر روانہ کیا کہ مکہ کے ضعفاء مسلمانوں کو خوشخبری سنا دو کہ بہت جلد مکہ مکرمہ دار الاسلام بن جائے گا اور قریش کو سمجھا دو کہ ہم صرف

besturdubooks.wordpress.com

عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں ہمارے ساتھ ہدایا کے جانور ہیں ہم احرام میں ہیں بیت اللہ کا احترام و تعظیم چاہتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ اپنے ایک رشتہ دار کی پناہ میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور اشراف قریش ابوسفیان وغیرہ سے گفتگو کی حضرت عثمانؓ نے اولاً فرمایا کہ اے قریش اسلام قبول کرلو یہ دین برحق ہے یہ غالب ہو کر رہے گا۔ اگر اسلام قبول نہیں کرتے ہو تو دوسری بات یہ مان لو کہ محمد ﷺ کو اپنے حال پر چھوڑ دو کہ باقی عرب ان سے لڑیں اگر وہ غالب آ گئے تو تمہارا مطلب پورا ہو جائے گا اور اگر محمد ﷺ غالب آ جائے تو تم کو اختیار ہو گا کہ انکے دین میں داخل ہو جاؤ یا ان سے لڑائی لڑو۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم اس وقت لڑنے کے لیے نہیں صرف عمرہ کیلئے آئے ہیں عمرہ کر کے اونٹ ذبح کر کے چلے جائیں گے قریش نے حضرت عثمان کی ایک نہ سنی بلکہ کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا مسلمان اس طرح مکہ میں کبھی داخل نہیں ہو سکتے۔

پھر حضرت عثمانؓ نے مکہ میں ضعفاء اور گرفتار مسلمانوں سے ملاقاتیں کیں اور انکو خوشخبری سنائی کہ مکہ عنقریب دارالاسلام بننے والا ہے اس پر وہ لوگ خوشی سے دھاڑیں مار مار کر روئے اور دعائیں دیں اور کہا کہ جس طرح خدا نے حضور اکرم ﷺ کو حدیبیہ تک لا کر پہنچایا ہے وہ انکو مکہ تک بھی لا سکتا ہے پھر سب نے حضور ﷺ کو سلام پیغام بھیجا، ادھر حدیبیہ میں مسلمانوں نے کہا عثمان تو خوش قسمت تھے اس نے بیت اللہ کا طواف کیا ہو گا حضور ﷺ نے فرمایا میرا خیال تو یہ ہے کہ عثمان میرے بغیر کبھی طواف نہیں کرے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کفار قریش نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ اطمینان سے طواف کریں مگر انہوں نے جواب دیا کہ میں ہرگز طواف نہیں کروں گا کیونکہ میرے آقا کو تم لوگوں نے روکے رکھا ہے وہ ادھر دشت و بیابان میں ہو گا اور میں طواف کروں گا یہ نہیں ہو سکتا اس کے بعد کفار قریش نے کچھ وقت کیلئے حضرت عثمانؓ کو کسی مصلحت کے تحت مکہ میں روکے رکھا جس سے حضرت عثمان کی واپسی میں دیر ہو گئی جس سے یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ قتل کر دیئے گئے اس پر لشکرِ اسلام میں تشویش پیدا ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

besturdubooks.wordpress.com

اس بات پر بیعت لینی شروع کر دی کہ جب تک جان میں جان ہے کافروں سے لڑیں گے، اور عثمانؓ کا بدلہ لیکر رہیں گے نہ ہٹیں گے نہ بھاگیں گے سب سے پہلے سنان بن ابی سنانؓ نے یہ کہہ کر بیعت کر لی کہ اے اللہ کے رسول! آپ کے دل کا جوارادہ ہے میں اسی پر آپ سے بیعت کرتا ہوں چنانچہ ڈیڑھ ہزار صحابہ کرام ﷺ نے اسی مضمون پر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی، صرف جد بن قیس نے بیعت نہیں کی آخر میں حضور اکرم ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان بیعت کر رہا ہے یہ عثمان کی بیعت ہے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ نے رضامندی کا اظہار فرمایا اور سورت فتح میں اسکے متعلق آیتیں اتریں:

"لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ......الأية"

یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً ایمان والوں سے خوش ہوا جب وہ تجھ سے اس درخت کے نیچے بیعت کرنے لگے، پھر اللہ نے معلوم کیا جو انکے دل میں تھا پھر ان پر اطمینان اتارا اور انعام دیا ان کو ایک نزدیک فتح (یعنی فتح خیبر) اور بہت غنیمتیں دیں جن کو وہ لینگے۔ بیعت رضوان کا اسلام میں بہت بڑا مقام ہے جو صحابہ کرام ﷺ اس بیعت میں شریک ہوئے ہیں انکی بڑی شان ہے بعد میں معلوم ہوا کہ قتل عثمانؓ کی خبر محض افواہ تھی اور وہ زندہ تابندہ تھے۔

بہر حال اس بیعت سے کفار قریش پر عظیم رعب پڑا نیز انکے قریباً چالیس آدمی حدیبیہ میں گرفتار بھی ہو گئے تھے اسکی رہائی کو حضور ﷺ نے عثمان بن عفان اور دیگر دس گیارہ مسلمانوں کی رہائی سے مشروط فرمایا تب جا کر اہلِ مکہ نرم پڑ گئے اور صلح پر آمادہ ہو گئے۔

زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

besturdubooks.wordpress.com

صلح حدیبیہ کی شرائط

صلح کا چوتھا مرحلہ

ان تمام سفارتی مذاکرات کے آخری مرحلہ میں قریش نے سہیل بن عمرو کو معاملہ سلجھانے کیلئے بھیجا جب حضور اکرم ﷺ نے سہیل کو دیکھا تو اپنے صحابہ سے فرمایا "لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ" اب تمھارا معاملہ کچھ نرم ہو گیا کیونکہ قریش نے سہیل کو بھیجا ہی اس غرض سے ہے کہ وہ اب صلح کرنا چاہتے ہیں حضرت اُم عمارہؓ فرماتی ہیں کہ اس وقت حضور اکرم ﷺ اطمینان کے ساتھ تشریف فرما تھے عباد بن بشر ؓ اور سلمہ بن اسلمؓ دونوں اسلحہ میں غرق تھے اور حضور ﷺ کے پاس گارڈ کے فرائض انجام دینے کے لیے کھڑے تھے عام صحابہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے سہیل بن عمرو بھی وہیں پر تھے اور زور زور سے باتیں کر رہے تھے کہ حضور ﷺ کے دونوں محافظوں نے سہیل سے کہا رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آواز کو پست رکھو اور ادب سے بات کرو۔ اب دونوں طرف سے بڑی بحث وتمحیص کے بعد جب صلح کے دفعات اور شرائط پر اتفاق ہو گیا تو صلح کی دستاویز لکھنے کیلئے حضرت علیؓ کو طرفین نے قبول کیا حضرت علیؓ نے سب سے پہلے لکھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" اس پر سہیل نے اعتراض کیا اور کہا "بسمک اللّٰھم" لکھو ہم "رحمن رحیم" کو نہیں جانتے چونکہ حضور اکرم ﷺ نے صلح کیلئے ہر اس بات کو قبول کرنے کا عہد کیا تھا جس میں کسی امر حرام کا ارتکاب نہ آتا ہو اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا "بسمک اللّٰھم" لکھو پھر فرمایا "هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه" یعنی یہ عہد نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے سہیل نے کہا اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو پھر جھگڑا کس چیز کا تھا؟ لہذا "محمد بن عبداللہ" لکھا جائے، حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں مگر تم میری تکذیب کرتے ہو ہاں میں محمد بن عبداللہ بھی ہوں، اے علی لفظ رسول اللہ مٹا دو، حضرت علیؓ نے صاف انکار کیا اور فرمایا کہ آپ کے نام سے میں رسول اللہ کا لفظ نہیں مٹا سکتا حضور ﷺ نے فرمایا مجھے دکھا دو تا کہ میں خود مٹا دوں چنانچہ آپ ﷺ نے اس لفظ پر قلم پھیر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے ابدی کلام قرآن عظیم میں سورۂ محمد اور سورۂ فتح اور سورۂ حجرات میں تقریباً نو دفعہ نو مقامات پر حضور ﷺ کے نام کے ساتھ رسول اللہ کا لفظ لگا دیا اور اشارہ فرما دیا کہ تم

besturdubooks.wordpress.com

اپنے کاغذ سے اس لفظ کو تو مٹا سکتے ہو مگر لوح محفوظ اور کلام اللہ سے اسکو کون مٹا سکتا ہے؟

صلح کی شرائط مندرجہ ذیل چھ دفعات پر مشتمل تھیں

① دس سال تک آپس کی لڑائی موقوف رہے گی۔

② قریش کا کوئی فرد اگر مکہ سے مدینہ چلا جائے تو مسلمانوں پر ان کا لوٹانا لازم ہوگا، اگر چہ مسلمان ہو کر گیا ہو۔

③ جو شخص مدینہ منورہ کے مسلمانوں میں سے مکہ چلا جائے تو کفار قریش انکو واپس نہیں کریں گے۔

④ اس مدت میں کوئی بھی ایک دوسرے سے خیانت نہیں کرے گا اور نہ ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھائیگا۔

⑤ اس سال مسلمان بغیر عمرہ کئے واپس جائیں گے اور آیندہ سال صرف تین دن مکہ میں رہ کر عمرہ کر کے واپس جائیں گے نیام میں بند تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لائیں گے۔

⑥ مختلف قبائل کو اختیار ہوگا کہ وہ جس کے معاہدے میں شامل ہونا چاہیں شامل ہو جائیں گے۔

اسی آخری دفعہ کے تحت بنوخزاعہ مسلمانوں کے معاہدے میں شریک ہو گئے اور بنوبکر قریش کے ساتھ شامل ہو گئے اور پھر بنوبکر نے بنوخزاعہ پر ناگہانی حملہ کر کے شب خون مارا جس کی وجہ سے پورا معاہدہ معطل ہو گیا اور حضور اکرم ﷺ نے اہل مکہ پر حملہ کر کے آٹھ ہجری کو مکہ فتح کر لیا جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آنے والی ہے۔

اس صلح میں ہر لحاظ سے مسلمان دبائے گئے تھے اس طرح دب کر صلح کرنے سے مسلمان بہت بے چین تھے لیکن حضور اکرم ﷺ اسکو قبول فرما چکے تھے اسلئے سب نے خاموشی اختیار کی تاہم عمر فاروق ؓ نے اپنی بے چینی کا اظہار حضور اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر نہیں؟ کیا ہم مسلمان نہیں کیا آپ اللہ کے رسول نہیں اگر یہ سب کچھ ہے تو اس طرح دب کر صلح ہم کس طرح قبول کر سکتے ہیں؟

حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تو نہیں کرتا ہوں، میرا رب مجھے ضائع نہیں کرے گا۔'' اس کے بعد عمر فاروقؓ نے جا کر صدیق اکبرؓ سے یہی سوالات کئے صدیق

besturdubooks.wordpress.com

اکبر نے فرمایا کہ اے عمر! خاموش ہو جا میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور حق بات وہی ہے جس کا حضور کو حکم ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا اور نہ اللہ تعالیٰ انکو ضائع کرے گا۔ عمر فاروقؓ کا بیان ہے صلح حدیبیہ کے موقع پر میرے دل میں ایک سخت وسوسہ آ گیا تھا کہ یہ کس طرح کا فیصلہ اور صلح ہے میرے ساتھ اگر اس وقت سو آدمی بھی ہو جاتے تو ہم کھل کر الگ ہو جاتے میں نے اس جسارت اور جلد بازی پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگ لی ہے میں نے کئی روزے اور نمازیں اس غرض سے ادا کی ہیں کہ اللہ میری اس حرکت کو معاف کر دے اور میں نے اس سلسلہ میں کئی غلاموں کو آزاد کیا حقیقت تو یہ ہے کہ یہ صلح ایک عظیم فتح تھی لیکن ہماری سمجھ سے بالاتر تھی لہذا ہر آدمی کو چاہیئے وہ اپنی رائے پر بڑوں کے مقابلے میں نہ ڈٹا کریں بلکہ اپنی رائے سے دستکش ہو جائے۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے تھے کہ اسلام میں صلح حدیبیہ سے بڑھ کر کوئی فتح نہیں ہے مگر لوگوں کی سمجھ میں اس وقت بات نہیں آ رہی تھی لوگ تو جلد بازی کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جلد باز نہیں خدا کی قسم میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر سہیل بن عمرو کو دیکھا جو حضور ﷺ کے پاس منیٰ میں کھڑے تھے حضور ﷺ قربانی کے اونٹ ذبح فرما رہے تھے سہیل بن عمرو اونٹوں کو لیکر قریب لا کر پیش کر رہے تھے۔ جب حضور ﷺ نے حلق کیا تو میں دیکھ رہا تھا کہ سہیل بن عمرو حضور ﷺ کے سر کے بالوں کو چن چن کر آنکھوں پر رکھ رہے تھے ایک منظر یہ تھا اور ایک وہ وقت تھا کہ سہیل بن عمرو حدیبیہ کے موقع پر محمد ﷺ کے ساتھ رسول اللہ لکھنے کے لیے تیار نہیں تھا۔

صلح حدیبیہ مجاہدین کے لئے عبرت

صلح حدیبیہ اور اسکی شرائط اور دب کر اس طرح صلح کو قبول کرنے میں مجاہدین کے لیے بڑی تعلیمات ہیں بلکہ اس میں مجاہدین کے لیے ایک قسم کی ٹریننگ ہیں۔ کہ نظم وضبط، اطاعت امیر، ڈسپلن کے تحت رہ کر اپنے تمام جذبات اور رجحانات کو قربان کرنا جنگ اور جہاد کا ایک حصہ ہے اسلام نے جہاں اپنے مجاہدین کو فاتحین کی حیثیت سے جانچا ہے تو وہیں پر اسلام نے اپنے مجاہدین کو مفتوحین کی حیثیت سے بھی پرکھا ہے اور اسلام نے جہاں اپنے مجاہدین کو شاہین صفت، پیکر شجاعت وبسالت اور جذبہ ایمانی میں سرشار ہو کر طاغوتی طاقت پر قہر جبار اور اشداء علی الکفار کی

besturdubooks.wordpress.com

حیثیت سے آزمایا ہے ویسے ہی اسلام نے اسکو نظم وضبط، حوصلہ ومتانت، عفو وشرافت، نمونہ اطاعت، برداشت کی طاقت اور رحماء بینھم آپس کی اخوت کی کسوٹی پر بھی پرکھا ہے تاکہ ہر میدان میں ہر گرم نرم، موافق ناموافق حالات کا مقابلہ ایک مجاہد بحسن وخوبی کر سکے۔

مجاہدین کی صفت یہ نہیں کہ اپنی بہادری پر اترا کر دوسروں کو ذلیل سمجھنے لگے یا اپنے کارناموں پر مغرور ہو کر دوسروں سے بات تک گوارہ نہ کرے یا اپنی بہادری اور کارناموں کی وجہ سے وہ خودسر ہو جائے اور پھر مجموعہ شر بن جائے ہم نے بزرگوں سے سنا ہے اور تجربہ بھی ہے کہ جس شاخ میں پھل نہیں ہوتا وہ اوپر کی طرف جاتی ہے وہ جھکنا جانتی ہی نہیں لیکن جو شاخ پھلوں سے مالا مال ہو وہ زمین کی طرف جھکتی رہتی ہے مجاہدین کی یہ صفت ہے کہ وہ اگر امیر ہے تو بھی وہ جہاد کا خادم ہے وہ اگر کارکن ہے تب بھی جہاد کا خادم ہے اس میدان میں امیر اور مامور دونوں جہاد کیلئے ہیں خود بھی کفر سے لڑ رہا ہے اور دوسروں کو بھی لڑا رہا ہے یہاں کے عہدے طاؤس ورباب کے لئے نہیں بلکہ یہ عہدے شمشیر وسنان کے نظم وضبط کیلئے ہیں۔ میں نہایت ادب سے مجاہدین سے گزارش کرتا ہوں کہ عام حضرات جہاد کے میدان میں عہدہ کیوں چاہتے ہیں؟ اگر آپ اس لئے عہدہ چاہتے ہیں کہ میں بہتر سے بہتر جہاد کر سکوں تو اس کے لئے تو عہدہ انتہائی مضر ہے اسکے لئے تو سپاہی اور کارکن بن کر میدان میں کودنا پڑتا ہے اور اگر آپ عہدہ اس لئے چاہتے ہیں کہ لوگ کہیں واہ واہ کیسا شہزادہ امیر ہے تو خوب سن لے کہ دنیا کی یہ شہرت آخرت کی دوزخ ہے اور اگر آپ اس لئے عہدہ چاہتے ہیں کہ مسلمان کے وقف کردہ اور عطیہ کردہ اموال وصدقات میں سے آپ آسانی سے کھالیں گے تو یاد رکھیئے خیانت ہر جگہ بری ہے لیکن راہ جہاد میں مالی خیانت سے بڑھ کر گناہ کفر وشرک ہی ہو سکتا ہے اور یاد رکھیئے جو کچھ ہیرا پھیری اس میدان کے اموال میں کرو گے قیامت کے روز تمام خلائق کے سامنے خیانت کے اس مال کو اٹھا کر لاؤ گے اور رسوا ہو جاؤ گے۔

مشکوۃ شریف ص: ۳۴۹ کی ایک حدیث میں ہے کہ جو لوگ اللہ کے مال غنیمت میں بے جا تصرف کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے قیامت کے روز جہنم کی آگ ہوگی ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ کے سامان پر سفرِ جہاد میں ایک شخص مقرر تھا جس کا نام ''کرکرہ'' تھا اس کا انتقال ہو گیا تو

besturdubooks.wordpress.com

حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں چلا گیا لوگوں نے جا کر دیکھا تو اس شخص نے مال غنیمت سے ایک چادر چرالی تھی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کا ایک غلام تھا اس کو میدان جہاد میں ایک تیر لگا لوگوں نے کہا مبارک ہو جنت مبارک ہو، حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل اس نے ایک چادر لی تھی وہ آگ بن کر اس پر بھڑک رہی ہے لوگوں نے جب یہ سنا تو ایک شخص نے جا کر ایک یا دو چمڑے کے تسمے لا کر حضور کے سامنے رکھ دیئے حضور ﷺ نے فرمایا (اگر واپس نہ کرتے) تو یہ تسمے آگ بن کر اس کو جلا دیتے ان احادیث کا تعلق اگر چہ مالِ غنیمت کی خیانت سے ہے۔ لیکن اس کا حکم عام ہے چاہے مالِ غنیمت میں خیانت ہو چاہے مجاہدین کے چندے میں خیانت ہو یا بے جا تصرف ہو سب کیلئے وعید ہے فتاویٰ رشیدیہ میں حضرت گنگوہیؒ نے لکھا ہے کہ ایک پیسہ کی وجہ سے سات سو قبول شدہ نمازیں لے لی جائیں گی یہ اور اس قسم کی وعیدات کے بعد بھی اگر کوئی شخص اس غرض سے کسی عہدے تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ مجاہد نہیں بلکہ بڑا بد بخت انسان ہے۔ پھر عرض کرتا ہوں اے مجاہدین اسلام! آپ کو عہدوں کی لالچ کیوں ہے؟ اے مجاہدو! آپ ایک دوسرے کی ٹانگیں کیوں کھینچتے ہو؟ اے مجاہدو! آپ اپنے آپ کو حُبِّ جاہ سے پیچھے کیوں نہیں رکھتے ہو؟ اے مجاہدو! آپ اتحاد و اتفاق کے علم بردار کیوں نہیں بنتے ہو؟ آپ اپنے جذبات پر قابو پا کر ہر ناخوشگوار واقعہ کے وقت اپنے مسلمان بھائی کیلئے شفیق و رحیم کیوں نہیں بنتے ہو؟ یقیناً آپ میں اکثر تو اچھے ہونگے لیکن یہ تھوڑے بھی اس نامناسب صفات کے ساتھ متصف کیوں ہیں؟ آپ کا میدان باتوں کا میدان تو نہیں ہے بلکہ یہ قربانی اور جان کی بازی لگانے کا میدان ہے، اس کے معیار کو اتنا بلند ہونا چاہیئے کہ دشمن بھی کہے ہاں بڑے متقی اور پرہیزگار ہیں بات کے پکے اور وفادار ہیں نہ ان میں کوئی شرارت ہے اور نہ کوئی عذر ہے اے مجاہدو! صلح حدیبیہ کو بار بار پڑھو اور تمام جذبات قربان کر کے میدان کارزار میں آگے بڑھو اور چند لمحوں کے بعد ابو جندلؓ پیکر عہد وفا کے کچھ حالات پڑھو۔

besturdubooks.wordpress.com

پابند سلاسل حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ

صلح کا پانچواں مرحلہ

سکھایا ہے ہمیں اے دوست طیبہ کے والیؐ نے
کہ بوجہلوں سے ٹکرا کر ابھرنا عین ایمان ہے
جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے
زندگی کیفی اسی حسن عمل کا نام ہے
کفر کو نابود حق کو جاوداں کرتے چلو

صلح حدیبیہ کی دفعات اور شرائط لکھے جا چکے تھے لیکن ابھی تک طرفین کے دستخط باقی تھے کہ اتنے میں سہیل بن عمرو کا بیٹا ابو جندلؓ بیڑیوں میں لنگڑاتا ہوا آ گیا زنجیروں میں جکڑا ہوا دین اسلام کا یہ سپاہی نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے جب حدیبیہ پہنچے تو اس کے والد سہیل نے صلح نامہ سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا ابو جندلؓ کو پہلے واپس بھیج دو ورنہ صلح منسوخ ہے حضور اکرم ﷺ نے ان سے پہلے فرمایا کہ ابھی صلح مکمل ہوئی بھی نہیں یہ شخص تو صلح سے پہلے آیا ہے لیکن سہیل نے نہیں مانا پھر حضور اکرم ﷺ نے سہیل سے ذاتی درخواست کی کہ ابو جندلؓ کو ہمارے پاس رہنے دو مگر اس نے انکار کیا چونکہ حضور ﷺ ہر حال میں صلح کرنا چاہتے تھے اس لئے آپ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کو واپس کرنے کا حکم دیدیا سہیل نے اٹھ کر اپنے قیدی بیٹے کو ایک کانٹے دار شاخ سے چہرے پر مارا اور پھر گریبان سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا تو ابو جندلؓ نے مسلمانوں کو آواز دے کر اس طرح فریاد کی اے مسلمانو! میں جن مصائب اور مظالم سے بمشکل چھوٹ کر قید کفار سے بھاگ کر آیا تھا کیا آپ لوگ مجھے پھر مشکلات اور مصائب میں بھیجنا چاہتے ہو یہ کفار مجھے پھر کفر کی طرف لوٹا دیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

مسلمانوں نے جب یہ فریاد سنی تو رونے لگے لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو جندل صبر کرو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کوئی راستہ نکال دیگا پھر قریش کے لوگوں نے ابو جندلؓ کو اپنے قبضے میں لے لیا اور سہیل کو انکے مارنے سے روک لیا جب یہ لوگ مکہ واپس جا رہے تھے تو عمر فاروقؓ نے ابو جندلؓ

besturdubooks.wordpress.com

کے قریب آ کر تلوار قریب کر دی اور فرمایا اے ابو جندل یہ لوگ مشرک اور کافر ہیں انکا خون کتے کی طرح رائیگاں ہے یہ تلوار لو اور اپنے باپ کو قتل کر دو، ابو جندل کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی اور کفار قریش انہیں مکہ واپس لے گئے اس کے بعد معاہدے پر طرفین کے دستخط ہو گئے۔ عمر فاروقؓ اور ابو بکر صدیقؓ نے بطور گواہ دستخط کئے ایک پرچہ حضور ﷺ کے پاس رہا اور ایک پرچہ سہیل نے لے لیا دو دن قیام کے بعد تمام مسلمانوں نے احرام کھولدیئے ہدایا کے جانور ذبح کئے اور عمرہ کئے بغیر مدینہ منورہ واپس چلے گئے بعض حضرات نے حضور ﷺ سے سوال بھی کیا کہ اے اللہ کے رسول آپ کے خواب میں تو دخول حرم عمرہ اور حلق وغیرہ دکھائے گئے تھے ہم تو عمرہ نہ کر سکے حضور ﷺ نے فرمایا میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ اسی سال عمرہ ہو گا چنانچہ اس کے بعد دوسرے سال جب عمرۃ القضاء میں حضور ﷺ نے سر منڈایا تو عمر فاروقؓ سے فرمانے لگے اے عمر یہ حلق ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا پھر فتح مکہ کے دن جب حضور ﷺ نے بیت اللہ میں فاتحانہ انداز سے داخل ہو کر چابیاں ہاتھ میں لے لیں تو فرمایا اے عمر! یہ مسجد حرام میں داخل ہونا ہے جس کا میں نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا۔

پھر جب حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ نے وقوف عرفہ کیا تو فرمایا اے عمر! یہ وقوف عرفات ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا، مسلمانوں نے جواب دیا کہ حضور اکرم ﷺ بہتر سمجھتے ہیں ہم نا سمجھ تھے اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔

محترم قارئین! یہ تھے چند واقعات و حالات جو میں نے نہایت اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے رکھ دیئے۔

حضور اکرم ﷺ اور مسلمانوں نے اس معاہدہ کی سختی سے پابندی کی تا کہ کفار کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ مسلمان وعدہ خلافی کرتے ہیں چنانچہ اس صلح کے چند روز بعد مکہ مکرمہ سے ایک مسلمان قیدی ابو بصیرؓ بھاگ کر مدینہ منورہ تشریف لائے ابھی وہ مدینہ میں آرام بھی نہ کر پائے تھے کہ کفار کے دو آدمی قاصد بن کر خط لائے حضرت ابو بصیرؓ کو شرط نمبر ۲ کے مطابق واپس کرنے کا مطالبہ کیا حضور ﷺ نے ابو بصیرؓ کو صبر کی تلقین کی اور واپس جانے کا حکم دے دیا حضرت ابو بصیرؓ روتے روتے فریاد کرتے کرتے واپس چلے گئے لیکن ذوالحلیفہ پہنچ کر آپؓ نے دو آمیوں میں سے ایک کو قتل کر دیا دوسرا ڈر

besturdubooks.wordpress.com

کر پھر مدینہ بھاگا اور حضور ﷺ سے کہا کہ ابو بصیرؓ نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا اور مجھے بھی مارنے کے لیے پیچھے آرہا ہے اتنے میں ابو بصیرؓ تشریف لائے حضور ﷺ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا ''زبردست لڑائی بھڑکانے والا شخص ہے اگر کچھ لوگ انکے ساتھ ہوتے'' ابو بصیرؓ نے کہا کہ اب میں اپنی ذمہ داری پر یہاں آیا ہوں آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے کہ مجھے واپس بھیج دیا لیکن مجھے اللہ نے رہائی عطاء کی حضور ﷺ خاموش تھے جس سے ابو بصیرؓ کو اندازہ ہو گیا کہ مجھے مدینہ سے باہر کسی جگہ ''معسکر'' بنا کر رہنا چاہیے چنانچہ حضرت ابو بصیرؓ نے جا کر ساحل سمندر کے اس مقام پر پڑاؤ ڈالا جہاں سے قریش کے تجارتی قافلے آیا جایا کرتے تھے ''معسکر'' سے مکہ کے ضعیف اور کمزور مسلمانوں کے لیے ایک راستہ کھل گیا کہ مکہ سے بھاگ کر بجائے مدینہ کے یہاں آکر ٹھہر جائیں چنانچہ کچھ عرصہ بعد اس معسکر میں ۷۰ کے قریب صحابہ کرام ؓ اکھٹے ہو گئے حضرت ابو جندلؓ بھی یہاں پہنچے اور امیر ابو بصیرؓ کے ماتحت باقاعدہ چھاپہ مار جنگ شروع ہو گئی اور قریش کے کئی قافلے تاخت و تاراج کر دیئے گئے۔ اب قریش مکہ کے لیے ساحل سمندر پر ابو بصیر کا معسکر دردسر بن گیا، مجبور ہو کر قریش نے حضور اکرم ﷺ کے نام ایک درخواست بھیج دی کہ خدا کے لیے ابو بصیر کو مدینہ بلالیں حضور اکرم ﷺ نے ایک خط ابو بصیرؓ کے نام لکھا کہ سب مدینہ آجاؤ لیکن جس وقت یہ خط پہنچا تو حضرت ابو بصیرؓ حالت نزع میں سفرِ آخرت پر جا رہے تھے آنکھیں کھول کر خط کو دیکھا پڑھنے سے پہلے خط کو سینے پر رکھا اور روح پرواز کر گئی۔

''رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ''

صلح حدیبیہ کو قرآن کریم نے فتح مبین قرار دیا ہے کیونکہ اس عظیم جذبہ اطاعت سے قیامت تک تمام فتوحات کا دروازہ کھل گیا حضور اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو تمام کفار نے صلح کے دوران قریب سے دیکھا جس سے اشاعت اسلام کا راستہ کھل گیا حضور اکرم ﷺ نے بادشاہان دنیا قیصر روم، کسریٰ فارس اور مقوقس مصر وغیرہ کو اسلام کی دعوت کے خطوط ارسال فرمائے نیز یہ صلح فتح مکہ کے لیے پیش خیمہ ثابت ہوا۔

besturdubooks.wordpress.com

مقام خیبر

علامہ یاقوت حمویؒ معجم البلدان، ج:۲،ص:۴۰۹ پر لفظ خیبر کے متعلق اس طرح لکھتے ہیں، خیبر کا تذکرہ حضور اکرم ﷺ کے غزوات کے ضمن میں آیا ہے مدینہ منورہ سے جو شخص شام کی طرف جاتا ہے راستے میں آٹھ برید (۹۶ میل) کے فاصلے پر (شمال مشرق میں) خیبر واقع ہے خیبر کا لفظ وہاں کے ایک ولایت پر بولا جاتا ہے یہ ولایت سات قلعوں، کھجوروں کے باغات اور کھیتوں پر مشتمل ہے۔

ان قلعوں کے نام یہ ہیں: ① حصن ناعم ② حصن قموص ③ حصن شق ④ حصن نطاۃ ⑤ حصن سلالم ⑥ حصن وطیح ⑦ حصن کتیبہ۔

یہودی زبان میں خیبر حصن اور قلعہ کے معنی پر آتا ہے چونکہ اس علاقہ میں سارے قلعے واقع ہیں لہذا اس کو خیبر کے نام سے یاد کیا گیا حضور ﷺ نے ان تمام علاقوں کو سات ہجری میں فتح کیا تھا تقریباً ایک ماہ تک حضور ﷺ نے وہاں کارروائی کی پھر وہاں کے یہود نے شکست کے بعد مصالحت کی درخواست کی اور کہا کہ صرف ہماری جان بخشی ہو جائے زمین، سونا چاندی، کھیت اور باغات سب مسلمانوں کا ہو۔ ہمیں صرف پہننے کے کپڑے مل جائیں یہود خیبر نے اپنی درخواست میں یہ بھی لکھا کہ ہم یہاں کی زمینوں اور باغات کی آبادی میں مہارت رکھتے ہیں اس لئے ہمیں ہماری زمینوں پر بطور بٹائی، اور مزارعت کے برقرار رکھا جائے ہم کسی چیز کو نہیں چھپائیں گے۔

حضور ﷺ نے انکو مزارعت پر برقرار رکھا کہ غلہ آدھا تمہارا آدھا مسلمانوں کا ہوگا اور جب تک اللہ چاہے گا تم یہیں پر رہو اسکے بعد عہد فاروقی میں خیبر کے یہود میں بد معاشی بڑھ گئی اور فساد زنا عام ہو گیا تو عمر فاروقؓ نے انکو خیبر سے نکال باہر کیا اور وہاں کی زمین مسلمانوں میں تقسیم کروا دی۔

جنگ خیبر کے اسباب

① غزوۂ خیبر کے اسباب میں سب سے پہلا سبب تو نفسِ جہاد اور اعلاءِ کلمۃ اللہ ہے جہاد اسلام میں فرض ہے چاہے فرض کفایہ ہو یا فرض عین ہو اور اس کے لیے اصل علت اور سبب کفر کا وجود ہے جہاں کفر غالب ہوگا وہاں جہاد ہوگا تا کہ کفر اور شرک کا فساد اور فتنہ انگیزی ختم ہو جائے چونکہ مدینہ

besturdubooks.wordpress.com
منورہ کے پہلو میں کفر کے سرغنے اور فسادی یہودی آباد تھے اسلئے انکے خلاف اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جہاد کا حکم ہوا معلوم ہوا کہ جہاد اقدامی بھی فرض ہے اور جہاد دفائی بھی فرض ہے اس سے ان لوگوں کا نظریہ باطل ٹھہرتا ہے جن کا خیال ہے کہ اسلام میں صرف دفاعی جہاد نظریہ ضرورت کے تحت ہوتا ہے جبکہ اقدامی جہاد کی کوئی گنجائش نہیں۔

② غزوہ خیبر کا دوسرا سبب یہ تھا کہ جنگ خندق میں خیبر ہی کے یہود نے بڑھ چڑھ کر کفار قریش کو مدینہ منورہ پر لا ڈالا اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے ختم کرنے کا بھرپور منصوبہ بنایا جسے اللہ تعالیٰ نے ناکام بنا دیا اس کے بعد بھی یہود ہر وقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے تھے لہذا یہ بات دور اندیشی کے خلاف تھی کہ مدینہ منورہ جو اسلامی ریاست کا دارالخلافہ تھا اس کے پہلو میں ایسے سازشی عناصر موجود ہوں اس لئے ان پر چڑھائی کی گئی۔

③ صلح حدیبیہ میں مسلمانوں نے اپنے تمام تر جذبات کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قربان کیا، دب کر صلح قبول کی اور کڑی آزمائش اور مشکل امتحان میں سو نمبر حاصل کر کے پاس ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام سے نوازا اور بطورِ انعام فتح خیبر کی بشارت دیدی اور اموال وغنائم کا وعدہ فرمایا جنگِ خیبر اسی انعامی وعدہ کی تکمیل تھی۔

جنگ خیبر محرم الحرام ۷ھ میں ہوئی

جنگ کا پہلا مرحلہ

صلح حدیبیہ سے واپس ہو کر آنحضرت ﷺ نے ذوالحجہ اور محرم کا کچھ حصہ مدینہ منورہ میں گذرا اور پھر محرم الحرام ۷ھ کے اواخر میں آپ کو رب العزت کی طرف سے حکم ملا کہ خیبر کے غدار یہود پر چڑھائی کر دو لیکن اس غزوہ میں صرف وہی صحابہ شریک ہوں جو صلح حدیبیہ میں ساتھ تھے انکے علاوہ کسی کو شرکت کی اجازت نہیں، صلح حدیبیہ میں جاتے وقت حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے اطراف کے لوگوں کو عمرہ پر جانے کی دعوت دی تھی کہ مبادا لڑائی کی صورت پیدا ہو تو ہمارے افراد کافی ہونگے لیکن اطراف مدینہ کے گنواروں میں نے عذریں اور حیلے بہانے بنا کر جانے سے انکار کر دیا ان لوگوں کا خیال تھا کہ مکہ میں جا کر کفارِ قریش سب کو قتل کر دیں گے اور یہ لوگ زندہ سلامت کبھی واپس

besturdubooks.wordpress.com

نہیں آئینگے اس لئے خود اس میں شریک نہیں ہوئے جب حضور ﷺ اور صحابہ کرام ؓ صحیح سالم واپس آ گئے اور خیبر کی جنگ کا اعلان ہو گیا تو ان لوگوں نے بھی جانے کی درخواست کی اس وقت انکا خیال تھا کہ خیبر بڑا زرخیز علاقہ ہے اور وہاں بڑی دولت پڑی ہے لہذا مال غنیمت ہاتھ لگ جائے گا لڑائی کا زیادہ خطرہ نہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے انکو جانے سے روک دیا ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ حسد کیا جا رہا ہے کہ ان کو مالِ غنیمت سے کچھ ہاتھ نہ لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا شوقِ جہاد پورا کرنے کے لئے تم کو ایک اور جنگ میں ایک جنگجو قوم کے مقابلہ کیلئے بلایا جائے گا پھر دیکھا جائے گا تم کو کتنا شوق ہے بہر حال مدینہ کے اطراف میں منافق قسم کے مسلمانوں کو خیبر کے جہاد میں جانے کی اجازت نہیں ملی ادھر مدینہ کے یہود کو جب اس کا علم ہوا کہ مسلمان خیبر پر چڑھائی کرنے والے ہیں تو انہوں نے دو باتوں پر زور دیا ایک تو یہ کہ جو مسلمان یہود میں سے کسی کا مقروض تھا اس یہودی نے مسلمان کو جانے سے روکنا چاہا اور اپنے مدیون سے چپکنے لگا کہ میرا قرضہ ادا کر دو چنانچہ ایک قصہ تو ابو شحم یہودی اور عبداللہ بن حدرد صحابیؓ کا پیش آیا صحابی نے کہا کچھ صبر کرو خیبر میں اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ مال عطا کیا تو میں تیرا قرض ادا کر دوں گا یہودی نے کہا تیرا یہ خیال ہے کہ خیبر میں کسی گنوار کمزور سے مقابلہ ہو گا تورات کی قسم وہاں دس ہزار مسلح لڑنے والے موجود ہیں صحابی نے فرمایا اے اللہ کے دشمن! میں ضرور حضور ﷺ کے سامنے تیری شکایت کروں گا۔ چنانچہ صحابیؓ نے سارا قصہ حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا اس پر یہودی نے کہا یہ شخص مجھ پر ظلم کرتا ہے میرا قرض نہیں دیتا حضور ﷺ نے صحابی کو حکم دیدیا کہ اس کا قرضہ ادا کر دو صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے جسم کے دو کپڑوں میں سے ایک کو فروخت کر دیا اور عمامہ سے جسم کو ڈھانک لیا پھر ایک دوسرے مجاہد نے مجھے کپڑا دیدیا میں اس غزوہ میں چلا گیا اللہ نے مجھے مالِ غنیمت عطا کیا اور میرے حصے میں اسی ابو شحم یہودی کی ایک رشتہ دار عورت لونڈی بن کر آئی میں نے اس عورت کو ابو شحم پر کافی مال کے بدلے فروخت کر دیا اس قسم کے دیگر واقعات بھی ہوئے لیکن جہاد مقدس کا راستہ کوئی نہ روک سکا۔ یہود نے دوسرا اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کے خلاف جتنا منفی پروپیگنڈہ ہو سکتا ہے وہ کیا جائے چنانچہ مدینہ منورہ میں اس کا خوب چرچا کیا گیا کہ خیبر کے یہود سے یہ مسلمان کہاں مقابلہ کر سکیں

besturdubooks.wordpress.com

گے، مارے جائیں گے شکست کھائیں گے۔

ادھر خیبر کے یہود نے بھی اس پروپیگنڈہ میں حصہ لیا اور ہر صبح و شام وہ اس خیال میں رہے کہ ہم دس ہزار اسلحہ بردار لڑنے والے زرہ پوش یہاں موجود ہیں کیا محمد (ﷺ) ہم سے لڑنے کے لئے آئیگا؟ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا منافقین اور یہودی چہ میگوئیاں اور قیاس آرائیاں کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے خیبر کو مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدیا۔

زندگی کیفی اسی حسن عمل کا نام ہے
کفر کو نابود حق کو جاوداں کرتے چلو

مدینہ منورہ سے لشکرِ اسلام کی روانگی

جنگ کا دوسرا مرحلہ

حدیبیہ میں شامل ڈیڑھ ہزار صحابہ کرامؓ کو حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے لیکر خیبر کی طرف جانے لگے حضرت صباع بن عرفطہؓ کو آپ نے مدینہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا، لشکرِ اسلام میں تقریباً بیس خواتین تھیں راستے کے رہنمائی کیلئے حضور اکرم ﷺ نے دو رہبر حضرت حسیل اور حضرت عبداللہ بن نعیم کو ساتھ لیا چنانچہ لشکرِ اسلام مدینہ سے براستہ ثنیۃ الوداع پھر زغابہ نقمی پھر مستناک اور پھر کبس الوطیح سے ہوتے ہوئے مقام صہباء میں جا اترا یہاں پر حضور ﷺ نے لشکرِ اسلام کے ساتھ ستو کھائے اور پھر عصر کی نماز ادا کی پھر مغرب اور عشاء کی نماز یہیں پر پڑھائی اور پھر اپنے رہبر حسیل کو بلا کر فرمایا کہ ہمیں ان درّوں میں لیجا کر ایسی جگہ تک پہنچا دو جہاں ہم اہل خیبر اور غطفان کے درمیان جا کر اتر جائیں تا کہ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکیں۔

چنانچہ جب رہبر ایک مقام پر پہنچ گیا تو کہنے لگا اس جگہ سے ہر طرف راستے نکلتے ہیں اب میں کس پر چلوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ راستوں کا نام لو۔ اس نے کہا حزن۔ حضور ﷺ نے کہا اس پر نہیں اس نے کہا ''شاش''۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس نے کہا ''حاطب''۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں رہبر نے کہا بس ایک آخری راستہ ہے جس کا نام ''مرحب'' ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسی پر چلو یہ نام حضور اکرم ﷺ کو پسند آیا جس کا ترجمہ وسعت اور کشادگی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

راستے میں چلتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے عامرؓ سے فرمایا کہ اپنے اشعار میں سے کچھ اشعار تو سنا دو۔ اس نے پڑھا۔

أَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتُ الْأَقْدَامَ اِنْ لَقِيْنَا
أَنَا اِذَا صِيْحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عولوا عَلَيْنَا

ترجمہ: اے اللہ تو اگر رہنمائی نہ کرتا تو ہم نہ ہدایت پر ہوتے اور نہ ہمارا صدقہ ہوتا نہ نمازیں ہوتی اے اللہ بوقت مقابلہ ہم پر سکینہ نازل فرما اور ثابت قدم فرما۔ ہمیں جب جہاد کیلئے پکارا جاتا ہے تو ہم دوڑ کر پہنچتے ہیں اور اس پکار میں لوگ ہم پر بھروسہ کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے جب یہ اشعار سنے تو فرمانے لگے اللہ تجھ پر رحم کرے صحابہ کرام ؓ کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص اب شہید ہونے والا ہے کیونکہ اس طرح دعا شہادت کی علامت ہوتی تھی چنانچہ عامرؓ شہید ہو گئے حضور ﷺ نے حالات معلوم کرنے کیلئے حضرت عباد بن بشر کی سرکردگی میں ایک ہر اول دستہ روانہ کیا تھا مقدمۃ الجیش کے اس دستے نے یہود کے ایک آدمی کو پکڑ لیا اور ان سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میرے اونٹ گم ہو گئے تھے اسے ڈھونڈنے کے لئے یہاں آیا ہوں صحابہؓ نے ان سے یہودِ خیبر کے متعلق پوچھا تو کہنے لگا یہود کے پاس بڑی قوت ہے بڑے بڑے قلعے ہیں اس میں سال بھر کا سامان رکھا ہوا ہے پانی موجود ہے اسلحہ کا ڈھیر لگا ہوا ہے دس ہزار لڑنے والے تیار کھڑے ہیں اور قبیلہ غطفان سے خیبر والوں نے معاہدہ کیا ہے کہ خیبر کی سال بھر کی کھجور لیکر ہماری مدد کو آجاؤ وہ لوگ بھی قلعوں میں داخل ہو گئے ہیں بڑی طاقت ہے جناب انکا مقابلہ کون کرسکتا ہے۔

اس بیان پر عبادؓ نے اس شخص کو چند ڈنڈے مارے کہ تم یہود کے جاسوس ہو اس نے کہا تم مجھے امن دو گے اگر میں سچ بتاؤں حضرت عبادؓ نے فرمایا تجھے امن ہے اس شخص نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ

besturdubooks.wordpress.com

یہود تم سے بہت ڈرے ہوئے ہیں کیونکہ ان کو مدینہ کے اطراف کے یہود کا حشر معلوم ہے مدینہ کے یہود نے ایک شخص کو بھیجا ہے تا کہ وہ خیبر کے یہود کو تسلی دے اس نے خیبر والوں سے کہا کہ مسلمان بہت کم ہیں انکے پاس زیادہ اسلحہ نہیں ہے اور زیادہ لڑنے والے بھی نہیں ہیں بس تم ڈٹ کر مقابلہ کرو یہ لوگ جلد بھاگ جائیں گے میں نے یہ ساری گفتگو سن لی اس کے بعد خیبر کے یہود نے مجھے جاسوس بنا کر تمہارے احوال معلوم کرنے کے لئے بھیجا ہے ادھر تم نے مجھے پکڑ لیا۔

حضرت عبادؓ اس جاسوس کو حضور ﷺ کے پاس لے گئے ۔عمر فاروقؓ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا اسے قتل کر دیا جائے عبادؓ نے فرمایا میں نے اس کو امان دیدی ہے حضور ﷺ نے اس جاسوس پر اسلام پیش کیا وہ مسلمان ہو گیا اور اب وہ مسلمانوں کے لئے اس نئے راستے کا رہبر بن گیا اس نے لشکرِ اسلام کو محفوظ راستوں سے خیبر کے بڑے بڑے قلعوں کے بالکل قریب لا کر اتارا جہاں سے پورا خیبر نظر آرہا تھا وہاں حضور ﷺ نے اس طرح دعا مانگی اور ہر مجاہد کو یہ دعا بوقت تعارض مانگنی چاہیئے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ، فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا.

خیبر کے قریب لشکرِ اسلام کا پڑاؤ ڈالنا

جنگ کا تیسرا مرحلہ

حضور اکرم ﷺ اپنے رہبروں کے ساتھ یہودِ خیبر کے قلعوں کے قریب ٹھہر گئے تھے جہاں تک قلعوں سے تیر پہنچ سکتے تھے، نیز رات کے وقت حملے کا بھی خطرہ تھا اس لئے حباب بن منذرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر یہاں ٹھہرنا وحی کے ذریعہ سے ہے تو پھر ہم کچھ بھی نہیں کہیں گے اور اگر یہ ایک مشورہ کے تحت اور ایک رائے کے مطابق ہے تو پھر یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہود کے قلعے اوپر ہیں اور ہم انکے تیروں کے زد میں ہیں اور رات میں شب خون مارنے کا خطرہ بھی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک رائے اور مشورہ کی بات ہے وحی نہیں ہے تب حضرت حبابؓ نے پیچھے ہٹنے کا مشورہ دیا جس پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ سے فرمایا کہ پڑاؤ ڈالنے

besturdubooks.wordpress.com

کیلئے کوئی مناسب جگہ تلاش کرو جو دشمن سے محفوظ ہو چنانچہ اس نے ایک جگہ تلاش کر لی جس کا نام رجیع تھا جو خیبر کے بالکل قریب ایک وادی کا نام ہے حضور ﷺ نے وہاں پڑاؤ کیا اور عام مسلمانوں کیلئے اس جگہ کو قرارگاہ قرار دیا حضور ﷺ نے رات کو وہاں قیام فرمایا اور لڑنے سے منع فرمایا کہ صبح کا انتظار کرو اگر اذان کی آواز آئی تو احتیاط کے ساتھ لڑینگے ورنہ عام تعارض کریں گے جب صبح ہوئی اور آذان کی کوئی آواز نہیں آئی تو حضور ﷺ نے تین دفعہ یہ تاریخی کلمات بلند آواز سے دہرائے:

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا سَاحَةَ الْقَوْمِ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْن."

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے خیبر تو خراب ہی ہوا، ہم جب دشمن کے خلاف کارروائی کیلئے میدان میں اتر آتے ہیں تو پھر انکی صبح اچھی نہیں رہتی ہے۔ مسلمانوں کا جنگی شعار اور علامت "يَا مَنْصُوْرُ اُمِتْ" تھی۔

لشکر محمدی پانچ حصوں پر مشتمل تھا

① مقدمہ ② میمنہ ③ میسرہ ④ قلب ⑤ ساقہ

اس قسم کے لشکر کو الخمیس کہتے ہیں جب صبح کو روشنی پھیل گئی اور یہود کلہاڑیاں پھاوڑے اور بیلچے وغیرہ اٹھا کر باغات میں جانے لگے تو ایک دم ان کی نظریں محمدی کھچار کے غضب ناک شیروں پر پڑیں تو وہ بے اختیار چیخ اٹھے کہ محمد والخمیس واللہ۔ خدا کی قسم محمد ﷺ اپنے پانچ لشکر کے ساتھ آگئے ہیں یہ کہہ کر سارے یہود دُم دبا کر بھاگ نکلے اور جا کر اپنے قلعوں میں قلعہ بند ہوگئے یہود کے اچانک بھاگنے ہی کی وجہ سے آج تک مسلمان سپاہیوں کی زبان پر یہ جملہ بطور گیت جاری ہے۔

خیبر خیبر یا یهود جیش محمد سوف یعود

یعنی اے یہود زادو! ڈرو ڈرو لشکرِ محمدی ﷺ کے جوان پھر پلٹ کر آرہے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

"نطاۃ" قلعوں کی فتوحات

جنگ کا چوتھا مرحلہ

نطاۃ دراصل خیبر کے ایک علاقہ کا نام ہے جہاں ایک مشہور چشمہ واقع ہے اس علاقے میں یہود کے تین مشہور قلعے واقع تھے: ① قلعہ ناعم ② قلعہ صعب بن معاذ ③ قلعہ قلہ، اسی وجہ سے کبھی اہل تاریخ قلعہ نطاۃ کا نام ذکر کرتے ہیں اور کبھی اس کو پانی کا نام دیتے ہیں اور کبھی علاقہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ بہرحال جنگی صورت حال اور نقشہ اس طرح بنا کہ لشکرِ اسلام کا معسکر تو مقام رجیع میں تھا اور حملے کیلئے سامنے یہود کے قلعے تھے رجیع پر قبضہ کرنے سے یہود اور مشرکین غطفان کا مزید رابطہ کٹ گیا جبکہ یہود خیبر نے مشرکین غطفان کو خیبر کے سال بھر کے نصف کھجور کی پیشکش کی تھی لیکن لشکرِ اسلام کے بیچ میں آنے سے انکے سارے منصوبے خاک میں مل گئے تاہم جو غطفانی پہلے سے قلعہ ناعم میں داخل ہو چکے تھے وہ برابر لڑ رہے تھے۔

قلعہ ناعم: سب سے پہلے مسلمانوں نے علاقہ نطاۃ کے قلعے ناعم سے کاروائی شروع کی، پہلے روز قلعے ناعم کے نشیبی اطراف سے اس پر حملہ ہوا دن بھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لڑتے رہے اور یہود بھی مقابلہ کرتے رہے، شدید گرمی کے ایام تھے اور مسلمان ہر طرح سے بے سروسامان تھے، شام کے وقت مسلمان پھر اپنے معسکر اور قرارگاہ "رجیع" کی طرف چلے جاتے تھے۔ ایک دن شدید گرمی کی وجہ سے محمود بن مسلمہؓ اسی قلعہ کے نیچے سائے میں بیٹھے تھے کہ ایک مرحب نام کے یہودی نے آپؓ پر چکی کا پاٹ گرایا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ پہلے دن کی لڑائی میں قلعہ ناعم کے پاس ۵۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدید زخمی ہو گئے جو واپس معسکر لائے گئے اور وہاں پر انکی دوائی اور علاج کا انتظام کیا گیا مسلمانوں کو یہ پتہ چلا کہ غطفانی کے مشرکین نطاۃ کے ان قلعوں میں چھپے لڑ رہے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر عیینہ بن حصن غطفانی لیڈر سے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ خیبر مسلمانوں کے ہاتھ میں آنے والا ہے لہذا تم خیبر کی ایک سال کی کھجور پر ہم سے صلح کر کے واپس چلے جاؤ مگر عیینہ نے کہا کہ میں اپنے دستوں کو بے یارومددگار نہیں چھوڑ سکتا۔ حضرت سعد بن عبادۃؓ نے فرمایا کہ اے عیینہ! جس طرح مدینہ کے یہود ہلاک ہو گئے وہ تمہارے سامنے ہیں مجھے یقین ہے کہ جب ہم خیبر کے ان قلعوں میں

besturdubooks.wordpress.com

داخل ہونگے تو پھر تم ہماری ہر بات مانو گے لیکن اس وقت تلوار کے سوا کچھ نہیں ملے گا حضرت سعدؓ واپس ہو گئے اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اس گنوار دیہاتی کو ایک کھجور نہ دیا جائے اس کا علاج صرف تلوار ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے خاص کر غطفانیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ قلعہ ناعم پر شدید حملہ کیا گیا غطفانیوں کو نشانہ بنایا گیا وہ مرغوب ہو گئے اور ایسے بھاگے کہ واپس آنے کا نام تک نہ لیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے بعد حکم دیا کہ قلعہ ناعم کے آس پاس باغات میں کھجور کے درخت کاٹ دیئے جائیں چنانچہ چارسو کے قریب درخت جب کاٹے گئے تو ابوبکرؓ نے فرمایا یارسول اللہ! یہ مال غنیمت ہے کل ہی ہمارے ہاتھ آنے والے باغات ہیں انکو نقصان نہ پہنچایا جائے چنانچہ مزید درختوں کو کاٹنا بند کر دیا گیا۔ ادھر یہود کے حوصلے پست ہو گئے کیونکہ غطفانی بھاگ گئے بعض یہودیوں نے کہا کہ ان گنواروں نے ہمیشہ ہم سے دھوکہ کیا ہے۔

حضور ﷺ نے رجیع کے معسکر میں سات دن قیام فرمایا اور مسلسل لڑائی جاری تھی۔ رات کے وقت معسکر میں پہرے کا مضبوط نظام تھا ایک رات حضرت عمرؓ کی چوکیداری کی باری تھی تو ایک یہودی آپ کے ہاتھ لگا آپ نے اسے قید کر کے حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا حضور ﷺ نے فرمایا اے یہودی بتاؤ قلعوں کی کیا صورت حال ہے؟ یہودی نے کہا اگر مجھے امان دو تو میں سچ بات بتا دوں گا حضور ﷺ نے فرمایا تجھے امان ہے سچ بتاؤ یہود کی حالت کیسی ہے؟ قیدی نے کہا وہ نہایت بری حالت میں ہیں اور میں جب آ رہا تھا تو وہ لوگ قلعوں سے بھاگ رہے تھے حضور ﷺ نے فرمایا کدھر بھاگ رہے تھے؟ یہودی نے کہا کہ قلعات شق کی طرف بھاگ رہے تھے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ یہودی بیوی بچوں کو دوسرے قلعوں کی طرف کیوں پہنچا رہے ہیں، یہودی نے کہا یہ لوگ لڑنے کے لئے مردوں کو بچوں سے الگ کرنا چاہتے ہیں۔ اس یہودی نے حضور اکرم ﷺ کو نطاۃ قلعوں کی خفیہ مقامات بتا دیئے اور قلعوں میں بڑے اسلحہ ٹینک اور منجنیقوں کی پوری تفصیل بتا دی اسکے بعد حضور اکرم ﷺ نے قلعہ ناعم پر اوپر کی جانب سے بھرپور حملہ کیا اس طرح سے یہ قلعہ فتح ہو گیا۔ اس دن حضور اکرم ﷺ کے جسم اطہر پر دو زرہ تھیں سر پر خود اور اس کے نیچے لوہے کی جالی دار ٹوپی تھی۔ آپ ﷺ ایک عمدہ گھوڑے پر سوار تھے اور صحابہ آپ کے اردگرد مسلح گھیرا ڈالے ہوئے

besturdubooks.wordpress.com

تھے۔ بہر حال قلعہ ناعم فتح ہوا یہاں محمود بن مسلمہؓ شہید اور ۵۰ مسلمان زخمی ہو گئے اور کئی یہودی مارے گئے۔

مؤمن ہیں ہے بہادر ہیں مجاہد ہیں نڈر ہیں
اسلام کی عظمت کیلئے سینہ سپر ہیں

خیبر کے عام قلعوں پر ایک نظر

محترم قارئین عام اہل تاریخ نے قلعہ ناعم کی فتح کے بعد قلعہ قموص کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح ذکر کرنے سے ان قلعوں کی ترتیب میں کچھ الجھن پیدا ہو جاتی ہے اس وجہ سے میں ان قلعوں کا تذکرہ علاقوں کے اعتبار سے کروں گا کیونکہ یہاں تین علاقے ہیں:

① علاقہ نطاۃ: اسکے ماتحت تین قلعے واقع ہیں یعنی قلعہ ناعم، قلعہ صعب بن معاذ اور قلعہ قلہ۔
② علاقہ الشق: اسکے ضمن میں دو قلعے واقع ہیں یعنی قلعہ ابی اور قلعہ نزار۔
③ علاقہ الکتیبہ: اس کے ضمن میں تین قلعے واقع ہیں یعنی قلعہ قموص، قلعہ وطیح اور قلعہ سلالم بعض اہل تاریخ خصوصاً مغازی للواقدی نے اس ترتیب کی طرف اشارہ بھی کیا ہے کیونکہ علامہ واقدیؒ نے قلعہ قموص کا ذکر کتیبہ کے ضمن میں کیا ہے بہر حال میں نے آسان انداز سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو سیرت حلبیہ کے مطابق ہے۔ تو لیجئے اس ترتیب کے لحاظ سے قلعہ ناعم کے بعد قلعہ صعب بن معاذ کا نظارہ کیجئے۔

قلعہ صعب بن معاذ کے سامنے گھمسان کی لڑائی

جنگ کا پانچواں مرحلہ

قلعہ صعب بن معاذ علاقہ نطاۃ میں خیبر کے بڑے قلعوں میں سے ایک تھا لشکرِ اسلام نے جب قلعہ ناعم فتح کیا تو وہاں سے یہودی بھاگ کر اس قلعے میں اکٹھے ہو گئے پانچ سو سخت قسم کے جنگجو یہودی اس میں پناہ لئے ہوئے تھے اور اندر یہ قلعہ سامان اور انسانوں سے بھرا ہوا تھا جبکہ کھانے کی مختلف اشیاء اس میں جمع کی گئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حباب بن منذرؓ کو جنگی جھنڈا اعطا

besturdubooks.wordpress.com

کیا اور اس قلعے کے محاصرے کیلئے لشکرِ اسلام کو روانہ کیا مسلمانوں نے اس قلعے کا محاصرہ تو کرلیا لیکن کھانے کے لئے کسی کے پاس کچھ بھی نہیں تھا صرف گھاس موجود تھی اس لئے قبیلہ اسلم کے لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے شدید بھوک کی شکایت کی اور کھانے کیلئے کچھ طلب کیا اور حضور ﷺ سے درخواست کی کہ دعا مانگ لیں تا کہ کھانے کو کچھ مل جائے حضور اکرم ﷺ نے اس طرح دعا مانگی۔ "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْھِمْ اَعْظَمَ حِصْنٍ فِیْہِ اَکْثَر طَعَامًا وَاَکْثَر وَدَکًا"

ترجمہ: اے اللہ اس علاقے کا سب سے بڑا قلعہ ان مسلمانوں کے ہاتھوں فتح فرما جس میں سب سے زیادہ کھانا اور روغن موجود ہو۔ اس دعا کے بعد قلعہ کے سامنے لشکرِ اسلام اور لشکرِ کفار کے درمیان غضب کا معرکہ ہوا اور دوبدو لڑائی چھڑ گئی۔

مومن و کافر کا مقابلہ

اس قلعہ سے اچانک ایک یہودی نکل آیا جس کا نام یوشع تھا اور جو کسی مقابل کو اس طرح پکار رہا تھا "ھل من مبارز" کیا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی موجود ہے؟ اس کے مقابلے کیلئے لشکرِ اسلام سے لواء بردار حباب بن منذرؓ قہر جبار بن کر آ گئے اور دیر تک دونوں پہلوانوں کا مقابلہ ہوتا رہا تلواریں ٹکراتی رہیں آخر مومن غالب آیا اور اس نے کافر کے ٹکڑے کر دیئے اس کے بعد فوراً زیال نامی یہودی میدان کارزار میں نمودار ہوا جس کی مقابلے پر محمدی کھچار کا غضبناک شیر عمار بن عقبہ غفاریؓ آموجود ہوئے اور پہنچتے ہی بغیر کوئی مہلت دیئے زیال پر حملہ آور ہوئے اور اسکی کھوپڑی پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا مومن نے زبان سے فرمایا یہ وار لو اور میں قبیلہ غفار کا ایک نوجوان ہوں لوگوں نے کہا کہ اس کلمہ سے اس کے جہاد کا ثواب ضائع ہو گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ ثواب بھی ملے گا اور روشن نام بھی ملے گا۔ سچ ہے

مؤمن ہیں بہادر ہیں مجاہد ہیں نڈر ہیں
اسلام کی عظمت کیلئے سینہ سپر ہیں

حضرت ابن اکوعؓ فرماتے ہیں ہم قلعہ صعب بن معاذ کے سامنے موجود تھے قبیلہ اسلم کے سارے لوگ اکٹھے کھڑے تھے مسلمانوں نے اس قلعہ کو محاصرے میں لے رکھا تھا اس دن جنگی جھنڈا اسعد

besturdubooks.wordpress.com

بن معاذؓ کے پاس تھا اتنے میں مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تھے حضرت سعد بن عبادہؓ جلدی سے جھنڈا اٹھا کر میدان کارزار میں کود پڑے عامر بن سنانؓ بھی ہمارے ساتھ نکل گئے کہ اچانک انکا مقابلہ ایک یہودی سے ہوا، یہودی نے عامر پر حملہ کرنے میں پہل کی اور عامرؓ پر تلوار سے خوب حملے کر رہا تھا، عامرؓ کا بیان ہے کہ میں اس کے حملوں کو ڈھال پر لے رہا تھا کہ اتنے میں اسکی تلوار اچٹ گئی اور میں نے اسکے پیروں پر تلوار مارنا شروع کر دیا اور پیروں کو کاٹ رہا تھا راوی کا بیان ہے کہ عامرؓ کی اپنی ہی تلوار کی دھار اسکو لگی اور وہ شہید ہو گئے بعض صحابہ نے فرمایا کہ عامر کا سارا عمل ضائع ہو گیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ عامر تو مجاہد ہے مجاہد، وہ تو جنت میں ایسے تیر رہا ہے جیسا کہ پانی میں چھوٹی مچھلیاں تیرتی ہے۔

ہم نے انکے سامنے اول تو جذبہ رکھدیا
پھر کلیجہ رکھ دیا دل رکھ دیا سر رکھ دیا

ایک صحابی کا بیان ہے کہ صعب بن معاذؓ کے سامنے ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کیلئے ڈھال بنے ہوئے تھے میں چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو پکار رہا تھا کہ کفار پر تیر چلاؤ ان سب نے خوب تیر چلائے لیکن یہودی اپنی جگہوں سے پیچھے نہیں ہٹے اتنے میں حضور اکرم ﷺ نے ایک تیر چلایا وہ سیدھا جا کر یہودی پر لگا حضور اکرم ﷺ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے اور یہودی سارے کے سارے بھاگ کھڑے ہوئے سچ ہے

سکھایا ہے ہمیں اے دوست طیبہ کے والیؐ نے
کہ بوجہلوں سے ٹکر کر ابھرنا عین ایمان ہے

لشکرِ اسلام کو عارضی شکست اور پھر فتح

جنگ کا چھٹا مرحلہ

راوی کا بیان ہے کہ جب ہم قلعہ صعب بن معاذ کے پاس پہنچے تو لشکرِ اسلام کا جنگی جھنڈا حباب بن منذرؓ کے پاس تھا۔ مسلمان بھوک سے نڈھال ہو رہے تھے کھانے کا سارا ذخیرہ اس قلعہ کے اندر تھا۔ دو دن تک ہم حضرت حبابؓ کی معیت میں شدید ترین جنگ میں مصروف تھے جب تیسرا دن آیا

besturdubooks.wordpress.com

تو نبی پاک ﷺ سویرے سویرے مجاہدین کے پاس آگئے کہ اتنے میں ایک یہودیوں کی طرف سے اچانک لمبا تڑنگا آدمی تلوار لہراتے ہوئے اور نیزہ گھماتے ہوئے اپنی پیدل پلٹن کے ساتھ سرعت کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہوا اور پھر ان سب نے تیر برسانا شروع کر دیئے ہم حضور اکرم ﷺ کے لئے ڈھال بنے رہے اور مقابلہ کرتے رہے لیکن ان لوگوں نے ہم پر تیروں کی بارش کر دی۔ انکے تیر ٹڈی دل کا لشکر معلوم ہو رہا تھا ہمیں اندازہ ہو گیا کہ اب یہ لوگ ہم سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہے کہ اتنے ہی میں انہوں نے ہم پر یکبارگی ایسا حملہ کیا کہ مسلمان بھاگ کر وہاں تک پیچھے آگئے جہاں حضور اکرم ﷺ کھڑے تھے آپ ﷺ اپنے گھوڑے سے اتر چکے تھے اور غلام نے گھوڑا پکڑا ہوا تھا۔ حضرت حباب بن منذرؓ تو ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے تھے بلکہ اپنی ہی جگہ سے تیر برسا رہے تھے حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو اپنے پاس بلایا اور پھر فضائل بیان کر کے لڑنے پر خوب ابھارا یہاں تک کہ لوگ پھر پلٹ کر حضرت حبابؓ صاحب لواء کے پاس اکٹھے ہو گئے اور آہستہ آہستہ یہودیوں کو پیچھے دھکیلتے دھکیلتے قلعہ کے دروازے کے قریب پہنچا دیا پھر ایک دم ہلہ بول کر سب یہودیوں کو قلعہ میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا چنانچہ یہودی بھاگ کھڑے ہوئے اور قلعہ بند ہو کر دیواروں اور چھتوں پر چھڑ گئے اور وہاں سے شدید سنگ باری شروع کر دی۔ چنانچہ ہم دروازے سے کچھ پیچھے ہٹ گئے اسکے بعد یہودیوں نے ایک دوسرے کو ملامت کی کہ دیکھو ہمارے بڑے بڑے لوگ مارے گئے ہیں اب اس زندگی میں کیا مزہ ہے چلو لڑو اور جان دیدو چنانچہ وہ لوگ قلعہ کے دروازے پر آ کر لڑنے لگے یہاں تو ایسی گھمسان کی لڑائی ہوئی جسکی نظیر کم ہی ملتی ہے۔ اس جگہ حضور اکرم ﷺ کے شان والے تین صحابہ شہید ہو گئے ان میں دو صحابی بدری تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے اس شدید لڑائی میں یہودیوں کے بہت سارے لوگوں کو جہنم رسید کیا جب بھی ان میں سے کسی آدمی کو ہم قتل کر دیتے تو یہودی اسکو قلعہ کے اندر لیجاتے اور اس کی جگہ پر کوئی اور آجاتا۔ پھر ہمارے لواء بردار حباب بن منذرؓ نے ایک خوفناک حملہ کیا ہم بھی انکے ساتھ ہو گئے اور یہودی قلعہ کی طرف بھاگ کر قلعہ بند ہو گئے لیکن ہم نے انکا پیچھا نہیں چھوڑا بلکہ انکے پیچھے ہم بھی قلعہ میں داخل ہو گئے جب ہم اندر داخل ہو گئے تو یہودی بکریوں کی طرح کمزور ہو گئے تھے جو بھی سامنے آیا ہم نے انکو قتل کیا یا قید کر لیا کیونکہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ عَهْدِ عَادٍ كَانَ مَعْرُوفًا لَنَا
أَسْرُ الْمُلُوكِ وَ قَتْلُهَا وَ قِتَالُهَا

ترجمہ: بادشاہوں سے لڑنا اور انہیں قید یا قتل کرنا قدیم زمانے سے ہمارے جانے پہچانے کارنامے ہیں۔

خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحُرُوْبِ رِجَالاً
وَرِجَالاً لِقَصْعَةٍ وَّثَرِيْدٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جہاد میں لڑنے کے لئے پیدا کیا ہے اور بعض کو ثرید اور قورمے کھانے کے لئے۔

جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

قلعہ صعب بن معاذ سے یہودیوں کو جہاں بھاگنے کا موقع مل سکا وہ ادھر ادھر بھاگ گئے زیادہ تر قلعہ قلہ کی طرف چلے گئے صحابہ کرام ﷺ قلعہ کے اندر فاتحانہ انداز سے داخل ہوئے اور قلعے کی دیواروں پر چڑھ کر نعرہ تکبیر بلند کیا۔

راوی کہتا ہے کہ اس قلعہ میں حد سے زیادہ تکبیر کے نعرے بلند ہوئے جس سے قلعہ گونج اٹھا قبیلہ اسلم کے لوگوں نے دیواروں پر چڑھ کر ایسے نعرے لگائے جس سے یہودیوں کی شوکت ریزہ ریزہ ہوگئی سچ ہے۔

خیبر خیبر یا یهود
جیش محمدؐ سوف عود

اے یہودیو!! خیبر یاد کرو خیبر کو یاد رکھو لشکر محمدی پھر پلٹ کر عنقریب آنے والا ہے۔

مفتوحہ قلعہ کا سامان

قلعہ صعب بن معاذ کی فتح سے پہلے صحابہ کرام ﷺ مسلسل لڑ رہے تھے اور کھانے کو سوائے گھاس کے کچھ بھی میسر نہیں تھا چنانچہ مسلسل بھوک کو دفع کرنے کیلئے ایک دفعہ بعض صحابہ نے ان بکریوں پر حملہ کر دیا جو قلعہ کے باہر چر رہی تھیں ابو یسرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان بکریوں سے کون ہمیں کھلا

besturdubooks.wordpress.com

سکتا ہے میں نے کہا میں حاضر ہوں چنانچہ میں دوڑا اور بکریوں میں سے دو بکریوں کو اس وقت پکڑ کر لایا جب کہ اکثر بکریاں قلعہ میں داخل ہوگئی تھیں میں نے دو بکریوں کو اپنے دائیں بائیں بغل میں ایسا دبا کر دوڑ آیا گویا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں دونوں بکریاں ذبح کردی گئیں اور حضور اکرم ﷺ نے گوشت کو لشکرِ اسلام کے ان لوگوں پر تقسیم کردیا جو قلعہ کو محاصرہ کئے ہوئے تھے ابو یسر کا بیان ہے کہ جاتے وقت حضور ﷺ نے میرے لئے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں اس شخص سے طویل مدت تک متمتع فرما چنانچہ ابو یسرؓ دنیا سے تشریف لیجانے والوں میں سے آخری صحابی تھے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہود نے ایک دفعہ چربی کا تھیلا نیچے پھینکا بھوک کی وجہ سے میں نے اٹھا کر کہا کہ کسی کو نہیں دونگا میں نے جب پیچھے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

بھوک کا ایک اور واقعہ راوی اس طرح بیان کرتا ہے، ہمیں جنگ خیبر میں شدید بھوک لاحق ہوگئی تھی نیز شدید گرمی بھی تھی ہم قلعہ صعب بن معاذ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ اچانک قلعہ سے بیس گدھے باہر نکل آئے مسلمانوں نے انہیں پکڑ لیا اور پھر ذبح کر کے پکانے لگے ہانڈیوں میں گوشت پک رہا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کا گزر ہوا فرمانے لگے یہ کیا پک رہا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ گدھے کا گوشت پک رہا ہے تو حضور ﷺ نے اُدھر عام اعلان فرمایا پالتو اور گھریلو گدھوں کا گوشت حرام ہے اسے گرا دیا جائے چنانچہ سب نے گرا دیا اسی وقت حضور اکرم ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دیا اور ہر اس جانور کو حرام قرار دیا جو کچیلوں والا ہو اور پنجوں سے شکار کر کے چیر پھاڑ کر کھاتا ہو۔

اسی وقت کی بات ہے کہ بعض مسلمانوں نے گھوڑے ذبح کر کے گوشت کھایا اور حضور اکرم ﷺ نے انکو کھلایا البتہ خچر کو حرام قرار دیدیا۔ بھوک کے اسی زمانے میں حضور ﷺ نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! اس قلعہ کو فتح فرما جس میں کھانے کا بڑا سامان ہو اور روغن کا انتظام ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قلعہ صعب بن معاذ کو فتح کروا دیا جس میں کھانے کیلئے کھجور، جو، گھی، زیتون، چربی، اور شہد کے انبار لگے ہوئے تھے حضور اکرم ﷺ نے اعلان فرمایا کہ کھانے کی چیزوں کو کھاؤ لیکن اٹھا کر نہ لیجاؤ اور گھوڑوں کو چارہ کھلاؤ لیکن ذخیرہ نہ بناؤ چنانچہ مسلمان بلا روک ٹوک کھانے پینے کے سامان کو استعمال کر رہے تھے راوی کا بیان ہے کہ اس قلعہ میں شراب کے بڑے بڑے مٹکے مل گئے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

مسلمانوں نے سارے مٹکے توڑ پھوڑ کر شراب کو گرا دیا چنانچہ قلعہ میں شراب ہی شراب بہہ رہی تھی ہم نے وہاں سے بہت سارے بیل اور بہت ساری بکریاں اور گدھے اپنے قبضے میں لے لیے اس میں منجنیق اور چند دبابات (یعنی اس زمانے کے ٹینک) اور بہت جنگی ساز و سامان پر ہم نے قبضہ کر لیا یہود کا خیال تھا کہ اس سامان کے بل بوتے پر ہم طویل عرصہ تک لڑیں گے اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت جلد رسوا کیا۔ قلعہ صعب بن معاذ کے ایک ''اطم'' یعنی شنگرئے اور بلند دیدبان سے ریشم کے بڑے بیس بنڈل برآمد ہوئے ڈیڑھ ہزار چادریں ہاتھ لگیں سونے کے بڑے ہار اور دیگر جواہرات ہاتھ لگے لشکرِ اسلام اب قلعہ کے کونے کونے میں گھوم رہا تھا ایک مسلمان نے قلعہ میں شراب پی لی اسکو حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا حضور ﷺ نے اس پر ''حد خمر'' جاری کر دی اس قلعہ سے لشکر اسلام آگے دوسرے قلعہ کی طرف بڑھنے لگے۔

قلعہ ''قلّہ'' پر چڑھائی

جنگ کا ساتواں مرحلہ

الله اکبر الله اکبر خربت خیبر

خیبر خیبر یا یھود   جیش محمدؐ سوف یعود

لگا تا تھا تو جب نعرہ تو خیبر توڑ دیتا تھا
حکم دیتا سمندر کو وہ راستہ چھوڑ دیتا

خیبر کے یہود قلعہ ناعم سے پسپا ہو کر قلعہ صعب بن معاذ میں پاس چلے گئے وہاں سے بھاگ نکلنے کے بعد انہوں نے قلعہ قلّہ میں جا کر پوزیشن سنبھال لی۔ قلّہ پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں چونکہ یہ قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا اس لئے اس کو قلعہ قلّہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بعد میں اراضی خیبر کی تقسیم کے بعد یہ قلعہ حضرت زبیرؓ کے حصہ میں آیا اسی وجہ سے اہل تاریخ نے اسکو قلعہ زبیر کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔ بہر حال حضور ﷺ نے اپنے شاہینوں کو حکم دیا کہ قلعہ قلّہ کا محاصرہ کیا جائے۔

چنانچہ محمدی کچھار کے غضبناک شیروں نے جا کر قلعہ کو محاصرہ میں لے لیا اور تین دن تک یہ محاصرہ جاری رہا یہ قلعہ چونکہ نہایت بلندی پر تھا اس لئے اس پر گھوڑے دوڑانا آسان کام نہیں تھا اور نہ اسکے

besturdubooks.wordpress.com

قریب کوئی آدمی جا سکتا تھا محاصرے کے تیسرے دن غزال نامی ایک یہودی حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوالقاسم! اگر آپ مجھے امان دیں گے تو میں آپ کو اس علاقے کی ایسی جگہ کی نشاندہی کر دونگا جس سے آپ پورا علاقہ "نطاۃ" کو قبضہ کر لیں گے اور علاقہ "شق" کی طرف آپ اطمینان سے پیش قدمی کر سکو گے۔ تو حضور ﷺ نے انکو امان دے دی تو غزال یہودی کہنے لگا اگر آپ ایک ماہ تک بھی اس قلعہ کا محاصرہ جاری رکھیں تب بھی آپ اس کو فتح نہیں کر سکتے کیونکہ اس قلعہ کے نیچے زمین دوز نہریں چلتی ہیں یہ یہودی لوگ رات کو وہاں چلے جاتے ہیں پانی پیتے ہیں اور پھر واپس قلعہ میں آتے ہیں اگر آپ پانی کی نہروں کو بند کر دیں تو یہود چیخ اٹھیں گے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے حکم دیا کہ خفیہ راستوں سے ان تمام نہروں کو بند کر دیا جائے، جب پانی بند کر دیا گیا تو قلعہ قلعہ کے یہود لڑنے کیلئے میدان میں نکل آئے قلعہ کے سامنے زور کا رن پڑا اور گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی یہودیوں نے موت کی لڑائی لڑی، کئی مسلمان شہید ہوگئے اور دس مشہور یہودی بھی مارے گئے اور لشکرِ اسلام فاتحانہ انداز سے قلعہ میں داخل ہوا اور علاقہ "نطاۃ" مکمل طور پر اسلامی جھنڈے کے تحت آگیا اور حضور اکرم ﷺ اپنے معسکر کو مقام رجیع سے منتقل کر کے اسی جگہ پر لے آئے جہاں قلعوں کے درمیان خیبر میں داخل ہوتے ہوئے پہلے روز آپ نے پڑاؤ کیا تھا اور دشمن کے تیروں سے بچنے کیلئے پھر آپ نے رجیع میں معسکر بنایا تھا اب یہ علاقہ امن کا گہوارا بن چکا تھا اللہ کی زمین اللہ کے حوالے ہو چکی تھی سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کا خوف باقی نہ رہا اسلام کا بول بالا ہوا اور کفر سر نگوں ہو گیا اور صحابہ کی قربانیاں رنگ لائیں۔ سچ ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحُرُوْبِ رِجَالاً

وَرِجَالاً لِقَصْعَةٍ وَّثَرِيْد

ترجمہ: اللہ نے بعض لوگوں کو جہاد کیلئے پیدا فرمایا اور بعض کو ثرید اور قورمہ کھانے کے لئے۔

besturdubooks.wordpress.com

علاقہ ''الشق'' کے قلعوں پر چڑھائی

خَیْبَــــر خَیْبَــــر یَـــا یَھُوْد

جَیْـــش مُـحَـمَّـد سَوْفَ یَعُوْد

قلعجات نطاۃ کی فتوحات سے جب حضور اکرم ﷺ فارغ ہوئے تو آپ علاقہ ''الشق'' کے قلعوں کی طرف مائل ہوئے علامہ واقدیؒ کے بیان کے مطابق یہاں چھوٹے چھوٹے قلعے بھی تھے لیکن بڑے اور مشہور دو قلعے تھے قلعہ ''ابی'' اور دوسرا قلعہ ''نزار''، عام اہل تاریخ نے علاقہ شق میں قلعہ ''بری'' کا تذکرہ کیا ہے لیکن کسی جگہ تفصیل میسر نہیں آئی بہر حال راوی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ''الشق'' کے قلعوں کی طرف متوجہ ہوئے تو سب سے پہلے قلعہ ''ابی'' پر متوجہ ہوئے حضور اکرم ﷺ آکر مقام سمران کے پاس ٹھہر گئے قلعہ ابـی کے یہودیوں نے اپنے قلعہ کے دفاع میں شدید لڑائی کا بازار گرم کیا اور بڑے بڑے معرکے ہوئے تفصیل ملاحظہ ہو۔

حباب بن منذر رضی اللہ عنہ اور غزول یہودی کا مقابلہ

جنگ کا پہلا مرحلہ

حصن ابـی سے ایک یہودی مقابلہ کے لئے باہر نکل آیا جس کا نام غزال یا غزول تھا اور آتے ہی اس نے مسلمانوں کو اس طرح للکارا:

''ھل من مبارز'' کیا کوئی ہے مقابلہ کرنے والا؟ محمدی کچھار سے چھٹے ہوئے شیر کی طرح حضرت حبابؓ مقابلہ پر آگئے اور دونوں کی شمشیر زنی شروع ہوگئی دیر تک مقابلہ کے بعد حضرت حبابؓ نے یہودی پر ایسا حملہ کیا کہ تلوار کی وار سے یہودی کا داہنا ہاتھ بازو سے کٹ گیا اب یہودی کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور وہ بغیر اسلحہ کے رہ گیا اور اسی حالت میں بھاگتے بھاگتے قلعہ میں داخل ہونے لگا مگر حضرت حبابؓ اب ان کے لئے موت کا فرشتہ بن چکے تھے آپؓ نے پہلے اسکے گھوڑے کو مار ڈالا اور گھوڑے سے گرنے کے بعد یہودی کو بھی ٹھنڈا کر دیا کیونکہ۔

جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

besturdubooks.wordpress.com

شیر اسلام ابودجانہؓ اور یہودی کا مقابلہ

جنگ کا دوسرا مرحلہ

اسکے بعد قلعہ ابی سے ایک اور بہادر یہودی باہر نکل آیا اور چیخ چیخ کر کہا "ھل من مبارز" کیا کوئی مقابلہ کرنے اور لڑنے والا ہے؟ لشکرِ اسلام سے ایک سپاہی مقابلہ پر نکل آیا لیکن یہودی نے انکو شہید کر دیا پھر اسی جگہ پر کھڑے کھڑے وہ مقابل کا خواہاں ہوا۔

محمدی کچھار سے شیر اسلام حضرت ابودجانہؓ مقابلہ پر نکل آئے آپ اپنی عادت کے مطابق اپنے سر پر سرخ پٹی باندھے ہوئے تھے، پٹی کے نیچے لوہے کی ٹوپی تھی اور میدان میں اکڑ اکڑ کر دشمن کی طرف آگے بڑھ رہے تھے، حضرت ابودجانہؓ آتے ہی دشمن پر حملہ آور ہوئے اور پہلے ہی وار میں دشمن کی دونوں ٹانگیں کاٹ ڈالی پھر اس پر چڑھ دوڑے اور اسے ٹھنڈا کر کے اس کے جسم کا اسلحہ اور سامان اتار کر حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آئے حضور ﷺ نے یہ سامان بطور انعام ابودجانہؓ ہی کو دیدیا اسکے بعد یہودیوں نے دوبدو میدان کا مقابلہ ڈر کی وجہ سے ترک کر دیا اور قلعہ بند ہو گئے۔

مسلمانوں نے جب یہودیوں کی اس کمزوری کو محسوس کیا تو سب نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور قلعہ پر ہلہ بول دیا سب سے آگے آگے ابودجانہؓ تھے اور پیچھے لشکرِ اسلام نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے شان وشوکت کے ساتھ قلعہ میں داخل ہو گئے وہاں کے یہودی بھاگ کر قلعہ نزار کی طرف بھاگ گئے اور مسلمانوں نے قلعہ کے ساز وسامان کو بطور مالِ غنیمت قبضہ میں لے لیا اسلام کا جھنڈا قلعہ ابی پر بلند ہوا اور یہودیت ودھریت کا جھنڈا سرنگون ہوا۔ والحمدللہ

زندگی کیفی اسی حسن عمل کا نام ہے
کفر کو نابود حق کو جاوداں کرتے چلو
جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوکِ سنان سے بھی
برائے دینِ اسلام رقص کرنا عینِ اسلام ہے

besturdubooks.wordpress.com

قلعہ ''نزار'' کے سامنے حق و باطل کا معرکہ

جنگ کا تیسرا مرحلہ

قلعہ ابی سے بھاگ کر یہودیوں نے جا کر قلعہ نزار میں پناہ لے لی اور ہر قسم ساز و سامان سے لیس ہو کر مقابلے کیلئے تیار ہو گئے سارے کے سارے بھگوڑے بھاگ بھاگ کر یہاں اکھٹے ہو گئے تو رسول عربی ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ قلعہ نزار کی طرف متوجہ ہو گئے۔ قلعہ نزار کے یہودیوں نے گھمسان کی لڑائی لڑی کیونکہ علاقہ شق کے قلعوں میں یہ لوگ سب سے زیادہ جنگجو اور جان کی بازی لگانے والے تھے انہوں نے مسلمانوں پر تیر اور پتھروں کی بارش کر دی چنانچہ کئی تیر رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں میں پیوست ہو گئے اور ایک تیر حضور اکرم ﷺ کی انگلی پر آ کر لگا حضور اکرم ﷺ نے ریت کی مٹھی بھر کر ان کے قلعہ کی طرف پھینک دی جس سے قلعہ میں زلزلہ آیا اور انکا قلعہ زمین میں دھنس گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جا کر اسے فتح کر لیا اور وہاں کے رہنے والوں کو قید کر لیا مختلف قسم کا سامان بطور مال غنیمت ہاتھ لگا اور علاقہ نطاۃ کے بعد علاقہ شق بھی اسلام کے زیر نگین آیا قلعہ صعب بن معاذ میں جو منجنیق ہاتھ لگی تھی حضور اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق وہ قلعہ نزار کے سامنے نصب کر دی گئی تھی قلعہ نزار پر منجنیق سے جب پہلا پتھر جا کر لگا اور حضور ﷺ نے کنکریاں پھینک دی تو قلعہ کے فتح ہونے میں دیر نہ لگی قلعہ فوراً فتح ہوا اور پورے علاقے پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔ الحمد لله علی ذالک.

قلعہ نزار کا عظیم الشان قیدی

قلعہ نزار میں ایک خاتون اپنی چچازاد بہن اور چند دیگر خواتین کے ساتھ مسلمانوں کی قید میں گرفتار ہو گئی جس کا نام ''صفیہ'' تھا یہ خاتون خیبر کے اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی تھیں اور نسب کے اعتبار سے حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کی اولاد میں سے تھیں بعد میں اس خاتون کو اللہ تعالیٰ نے عظیم رتبہ عطا فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ بنیں اور تمام مسلمانوں کی ماں بن گئیں۔ لہذا اب انکا نام اسلامی آداب کے مطابق ذکر کروں گا۔

besturdubooks.wordpress.com

تو لیجئے: ام المؤمنین حضرت صفیہؓ اپنا واقعہ خود اس طرح بیان کرتی ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کیا تو ہم خیبر میں آکر قیام پذیر ہوئے وہاں کنانہ بن ربیع سے میری شادی ہوگئی میرے شوہر کنانہ نے حضور ﷺ کے خیبر پر چڑھائی کرنے سے کچھ دن پہلے دعوتِ ولیمہ میں اونٹ ذبح کر کے یہود خیبر والوں کی دعوت کی اور مجھے قلعہ ''سلالم'' میں بسالیا وہاں میں نے خواب میں دیکھا کہ یثرب یعنی مدینہ سے ایک چاند آیا ہے اور آکر میری گود میں پڑ گیا ہے۔ میں نے اس خواب کو اپنے شوہر کنانہ کے سامنے بیان کیا وہ غصہ ہوئے اور مجھے تھپڑ رسید کیا جس سے میری آنکھ اور چہرہ نیلا پڑ گیا اس نے غصہ کی حالت میں کہا کہ تجھے یہ شوق اور تمنا ہے کہ یثرب کا بادشاہ محمد (ﷺ) تیرا شوہر بن جائے۔ میری آنکھ ابھی تک نیلی ہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے قلعہ خیبر کو فتح کر لیا جب میں حضور ﷺ کے پاس پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا؟ میں نے سارا قصہ سنا دیا۔ حضرت صفیہؓ مزید اپنا قصہ اس طرح سناتی ہیں کہ خیبر کے یہودیوں نے اپنے بچوں اور عورتوں کو کتیبہ کے قلعوں کی طرف منتقل کیا تھا تا کہ مرد نطاۃ کے علاقے میں بے جگری سے مسلمانوں کا مقابلہ کرسکیں اور عورتوں کو کوئی پریشانی نہ ہو جب حضور اکرم ﷺ نے نطاۃ کے قلعے فتح کر لئے اور اب یہاں کوئی بھی مقابلہ کرنے کے لیے موجود نہیں تھا تو قبائل عرب نے ہم سے غداری کر کے مدد نہیں کی اس لئے کتیبہ کے قلعوں کی نسبت قلعہ نزار زیادہ محفوظ اور زیادہ مضبوط تھا میرے شوہر کنانہ نے مجھے قلعہ نزار لا کر چھوڑ دیا میرے ساتھ میری چچازاد بہن اور چند دیگر عورتیں بھی تھی کہ اتنے میں حضور اکرم ﷺ نے مجھے بھی قید کر لیا اور مجھے اپنے خیمہ کی طرف بھیج دیا شام کے وقت حضور ﷺ میرے پاس آئے اور مجھ سے گفتگو شروع کی میں انتہائی حیاء کے ساتھ نقاب اوڑھ کر حضور کے سامنے بیٹھ گئی۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہتی ہو تو میں تجھے مجبور نہیں کروں گا اور اگر تم اللہ، اسکے رسول اور اسلام کو اختیار کرو گی تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا میں نے کہا میں اللہ، اسکے رسول اور اسلام کو اختیار کرتی ہوں حضور ﷺ نے مجھے آزاد کیا اور پھر مجھے اپنے نکاح میں لے لیا۔

جب فتح خیبر کے بعد حضور ﷺ مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے تو صحابہ کرام ؓ نے کہا کہ اس عورت کو

besturdubooks.wordpress.com

حضور ﷺ نے بطور لونڈی رکھا ہے یا بیوی بنا کر رکھا ہے؟ بعض نے کہا کہ اگر پردہ کرایا تو بیوی ہوگی ورنہ لونڈی ہوگی جب میں خیمہ سے باہر آگئی تو مجھے حضور نے پردہ کا حکم دیدیا میرا پردہ جب کرایا گیا تو لوگوں نے جان لیا کہ بیوی بنالیا ہے۔ میں جب مدینہ پہنچ گئی تو دوسری ازواج مطہرات مجھے ستانے کے لیے کہتی تھی "یا بنت الیہودی" اے یہودی حیی بن اخطب کی بیٹی۔ حضور اکرم ﷺ مجھ سے بہت محبت اور نہایت شفقت فرماتے تھے ایک دن آپ ﷺ میرے پاس آئے میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا آپ کی دوسری بیویاں مجھ پر فخر جتلاتی ہیں اور مجھے کہتی ہیں اے یہودی کی بیٹی! میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر وہ پھر یہ جملہ کہیں تو ان سے کہو کہ میرا باپ ہارون اور میرا چچا موسیٰ ہیں۔ یہ فوائد سے بھرا بیان خود حضرت صفیہؓ کا ہے بعض دیگر واقعات اور احادیث کی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت صفیہؓ تقسیم کے بعد حضرت دحیہؓ کے حصہ میں آئی مگر صحابہ کرام نے فرمایا کہ صفیہ ایک سردار کی بیٹی اور سردار کی بیوی ہے حضرت ﷺ کے لئے زیادہ مناسب ہے اس پر حضور ﷺ نے حضرت دحیہؓ کو دو باندیاں دیکر صفیہ کو اپنے پاس رکھا اور شادی کی۔ واپسی میں صہباء مقام پر لشکرِ اسلام کے پاس جو کچھ روکھی سوکھی روٹی یا ستو کھجور وغیرہ کھانے کی چیزیں تھیں حضور ﷺ نے دسترخوان پر سب کو منگوا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا اس قصہ کو میں نے اس لئے نقل کیا ہے کہ اس سے مسلمان عبرت حاصل کریں کیونکہ اس میں عظیم فوائد ہیں مجاہدین کیلئے بھی اور جہاد کے مخالفین کیلئے بھی، کہ ذرا دیکھو مسلمانوں کی ماں جہاد کی عظیم برکت سے حاصل ہوگئی تھیں اور شادیوں میں بے جا اسراف کرنے والوں کیلئے بھی عبرت ہے کہ مسلمانوں کی تھلیوں میں جو ستو تھے وہ مانگ کر ایک دسترخوان پر رکھا گیا اور سب نے مل کر کھالیا یہ دعوتِ ولیمہ ہے۔ سچ ہے۔

جہاں تک آپ کی تقلید ہے اسی حد تک
سلیقۂ بشریت بشر کو ملتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

علاقہ ''کتیبہ'' کے قلعوں پر چڑھائیاں اور لڑائیاں

اللہ اکبر اللہ اکبر خربت خیبر انا إذانزلنا ساحة القوم فساء صباح المنذرین

لگاتا تھا جب تو نعرہ تو خیبر توڑ دیتا تھا
حکم دیتا سمندر کو وہ راستہ چھوڑ دیتا تھا

علاقہ ''کتیبہ'' میں جو قلعے واقع تھے ان میں مشہور تین قلعے تھے اول قلعہ قموص دوم قلعہ وطیح اور سوم قلعہ سلالم، رسول کریم ﷺ جب نطاۃ اور شق کے قلعجات سے فارغ ہوئے اور سب پر اسلام کا جھنڈا بلند ہوا تو آپ ﷺ اسکے بعد والے قلعوں کی طرف متوجہ ہوئے سب سے پہلے یہاں قلعہ قموص کے معرکوں کو بیان کرنا مناسب ہوگا تو ذرا جھانک کر دیکھئے۔

قلعہ ''قموص'' کے سامنے گھمسان کی جنگیں

جنگ کا پہلا مرحلہ

تو ہی کہہ دے کہ اکھاڑا در خیبر کس نے؟
شہر قیصر کا جو تھا اسکو کیا سر کس نے؟

امام المغازی علامہ واقدی مدنی المتوفی ۲۰۷ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علاقہ شق کے قلعوں سے فارغ ہو کر حضور اکرم ﷺ علاقہ کتیبہ کے قلعوں کی طرف متوجہ ہوئے یہاں پر خیبر کے سارے جنگجو اکھٹے ہو گئے تھے اور سارے یہود اطراف خیبر سے سمٹ کر قلعہ قموص میں ایک فیصلہ کن اور آخری جنگ کیلئے موت کی بازی لگانے کیلئے تیار بیٹھے تھے کچھ بطور دفاع قلعہ وطیح اور سلالم میں بھی جمع ہو گئے تھے لیکن اصل معرکے جو ہوئے تھے وہ قلعہ قموص کے سامنے ہوئے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے قلعہ قموص کے سامنے ''منجنیق'' نصب کرائی (آجکل منجنیق کی جگہ راکٹ لانچر اور بھاری توپ خانہ نے لے لی ہے۔ جس سے دشمن کے مورچوں اور بیرکوں کو تباہ کیا جاتا ہے جسکو مجاہدین کشمیر، بوسنیا، چیچنیا، تاجکستان اور طالبان مجاہدین اطراف کابل میں استعمال کر رہے ہیں)

بہر حال حضور اکرم ﷺ نے علاقہ کتیبہ کے قلعوں کا چودہ دن تک محاصرہ کیا اور پھر اللہ نے فتح عطا

besturdubooks.wordpress.com

کی ذرا جھانک کر کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

"شیرِ خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میدان کارزار میں"

جنگ کا دوسرا مرحلہ

اہل تاریخ کا بیان ہے کہ خیبر کے بڑے علاقوں میں قموص نہایت مستحکم قلعہ تھا یہاں یہود کے بڑے بڑے تیر انداز اور نشانہ باز جانباز موجود تھے، کنانہ بن ربیع جیسے تیر انداز جس کا تیر تین سو گز دور جا کر ٹھیک ٹھیک نشانہ پر لگتا تھا اور مزے کی بات یہ کہ ایک ساتھ تین تیر فائر کیا کرتا تھا وہ یہاں پر موجود تھا اور مشہور زمانہ بہادر مرحب بھی ادھر ہی تھا، قلعہ قموص کی کارروائی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید درد شقیقہ اٹھا تھا جس کی وجہ سے آپ خود میدان کارزار میں تشریف نہیں لا سکے تھے پہلے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگی جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا کیا آپ نے معرکے لڑے لیکن قلعہ فتح نہ ہوسکا، دوسرے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگی جھنڈا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیدیا آپؓ نے بھی شدید جنگ لڑی مگر قلعہ فتح نہ ہوسکا اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل جنگی جھنڈا اس شخص کو دونگا جو اللہ اور اسکے رسول کو محبوب رکھتا ہو اور اللہ اور اسکا رسول اسکو محبوب رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔

رات بھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس انتظار اور شوق و تمنا میں رہے کہ دیکھئے یہ عظیم شرف کس کو حاصل ہوتا ہے جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیر خدا فاتحِ قلعہ قموص اور قاتلِ مرحب، حضرت علیؓ کو بلایا اس وقت حضرت علیؓ کی آنکھیں آشوب زدہ تھیں اور آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی تھی آپ سرمئی مائل لباس زیب تن کیے ہوئے تھے اپنے اونٹ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے کے قریب جا کر اترے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ہوگیا؟ آپ نے فرمایا آنکھیں دکھ رہی ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن انکی آنکھوں پر لگایا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے اب تک میری آنکھوں کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا مرحمت فرمایا حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ! میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

besturdubooks.wordpress.com

آرام سے انکے طرف جاؤ تو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ حقوق سے آگاہ کرو قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔ (بخاری)

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے علیؓ سے فرمایا جاؤ اور فتح ہونے تک لڑو اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کس بات پر اور کس مدعا پر لوگوں سے لڑوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے اس وقت تک لڑو کہ وہ شہادت "لا إلٰه إلا الله وأن محمد عبده ورسوله" کا اقرار کر دیں جب انہوں نے اس کا اقرار کر لیا تو پھر انہوں نے اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیا۔ حضرت علی جھنڈا لیکر قلعہ کی طرف بڑھے تو مقابلہ کے لئے خیبر کا مشہور پہلوان مرحب یہودی نکل آیا مرحب اسلحہ میں غرق تھا اور اسکی زبان پر رجز کے یہ اشعار تھے۔

قد علمت خيبر أني مرحب

شاكي السلاح بطل مجرب

ترجمہ:۔ سرزمین خیبر جانتی ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے لیس بہادر تجربہ کار ہوں۔

أطعن أحيانا وحينا اضرب

إذا الليوث أقبلت تلهب

ترجمہ:۔ کبھی نیزہ بازی اور کبھی شمشیر زنی کرتا ہوں جبکہ لڑائی کے شیر شعلے مارتے ہوئے میدان میں اتر آتے ہیں۔

إن حمایَ لَحِمًى لا يقرب

میرے محفوظ مقامات ایسے محفوظ ہیں کہ کوئی اس کے قریب نہیں آسکتا ہے۔

مرحب کے مقابلہ کیلئے شیرِ خدا میدان میں کود پڑے آپکی زبان پر رجز کے یہ اشعار تھے۔

أنا الذی سمتنی أمی حیدراً

كليث غابات كريه المنظره

ترجمہ:۔ میں وہی ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے جنگل کی شیر کی طرح رعب دار

besturdubooks.wordpress.com

شکل رکھتا ہوں۔

أكيلكم بالسيف كيل السندرة

میں تمہیں تلوار کے وسیع پیمانے سے پورا پورا حق دوں گا یعنی مکمل قتل کروں گا۔

میدان کارزار میں دونوں پہلوانوں کا دیر تک شمشیر زنی میں مقابلہ ہوا پھر حضرت علیؓ نے ہاشمی مطلبی وار کیا، تلوار کا یہ وار ایسا تھا کہ مرحب کافر دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑا اور جہنم رسید ہو گیا کفر مغلوب ہوا اور اسلام غالب آیا خیبر کا سب سے بڑا بہادر یہودی شیرِ اسلام کے ہاتھوں زمین پر پڑا ہوا موت کا مزہ چکھ رہا تھا۔ اور میں نے کہا۔

مِنْ عَهْدِ عَادٍ كَانَ مَعْرُوْفًا لَنَا

إِسْرُ الْمُلُوْكِ وَقَتْلُهَا وَقِتَالِهَا

ترجمہ: بادشاہوں سے لڑنا اور انہیں قتل کرنا زمانہ قدیم سے ہمارے جانے پہچانے کارنامے ہیں۔

اہل تاریخ کی ایک تصریح کے مطابق میں نے یہ مقابلہ اس طرح بیان کیا ہے لیکن تاریخ کی عام تصریحات مثلاً البدایہ والنہایہ اور المغازی للواقدی وغیرہ نے کئی روایات میں یہ بیان کیا ہے کہ مرحب کا پہلا مقابلہ محمد بن مسلمہؓ سے ہوا، محمد بن مسلمہؓ نے مرحب کی ٹانگوں کو کاٹ کر رکھ دیا تو مرحب نے کہا کہ مجھے اب ختم کر دو تو محمد بن مسلمہؓ نے فرمایا کہ تڑپتے رہو موت کا مزہ چکھتے رہو کیونکہ تم نے بھی میرے بھائی کو ایذا رسانی کے بعد شہید کر دیا تھا اب یہ اس کا بدلہ ہے۔ چنانچہ مرحب کا سابقہ رجز کے اشعار کے بعد محمد بن مسلمہؓ نے یہ شعر جواب میں پڑھا۔

قد علمت خيبر أني ماض

حلوا إذا شئت وسم قاض

سرزمینِ خیبر جانتی ہے کہ میں اپنا ارادہ پورا کرنے والا ہوں جب چاہوں تو میٹھا ہو جاتا ہوں اور جب چاہوں تو زہرِ قاتل بنتا ہوں۔ ایک شعر میں محمد بن مسلمہؓ نے اپنے بھائی محمود بن مسلمہ کے غم میں انتقام کا اس طرح اظہار کیا۔

يا نفس الا تقتلي تموتي

لاصبرلي بعد أبي النبيت

besturdubooks.wordpress.com

اے میرے نفس اگر تو قتل نہیں ہوا تو ویسے ہی مر جانا ہے، مجھ میں ابو عبیت یعنی محمود بن مسلمہ کے بعد صبر کی طاقت نہیں۔

بعض روایات میں مرحب کے ساتھ حضرت عامرؓ سے مقابلے کا بھی پتہ چلتا ہے تاہم مشہور یہی ہے کہ مرحب کے ساتھ تاریخی مقابلہ حضرت علیؓ کا ہوا تھا اور مرحب انہیں کے ہاتھوں قتل ہوا تھا۔ ابن کثیر نے البدایہ والنھایہ میں لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے غلام ابو رافعؓ کا بیان ہے کہ قلعہ خیبر کے سامنے حضرت علیؓ کا مقابلہ ایک یہودی سے ہوا یہودی نے جب وار کیا تو حضرت علیؓ کے ہاتھ سے ڈھال گر گئی تو حضرت علیؓ نے قلعہ کا دروازہ اکھیڑ کر ڈھال بنا لیا اور لڑتے رہے جب آپ نے دروازہ پھینک دیا تو ہم آٹھ آمیوں نے کوشش کی مگر ہم دروازہ اسکی جگہ سے ہٹا نہ سکے۔ سچ ہے۔

لگاتا تھا تُو جب نعرہ تو خیبر توڑ دیتا تھا
حکم دیتا سمندر کو وہ راستہ چھوڑ دیتا تھا
تو ہی کہدے درِ خیبر کو اکھاڑا کس نے؟
شہر قیصر کا جو تھا اسکو کیا سر کس نے؟

مرحب کو قتل کرنے سے پہلے حضرت علیؓ نے مرحب کے بھائی حارث کو بھی دو بدو مقابلہ میں جہنم رسید کیا تھا۔

تنبیہ (۱): میں شیعہ برادری سے عرض گزار ہوں کہ اہل تاریخ نے غزوہ خیبر کو جو تفصیلات لکھی ہے میں نے بلا کم و کاست اسکو نقل کر دیا ہے لشکرِ اسلام کے جن مجاہدین نے جو نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں اسکو نمایاں طور پر ذکر کر دیا ہے یہاں پر لڑنے والے ڈیڑھ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور قرآن کریم کی تصریحات کے مطابق یہاں بیعتِ رضوان میں شریک تمام مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حصہ لیا یہاں کسی ایک یا دو آدمی نے جنگ میں حصہ نہیں لیا کہ ہم یہ کہہ دیں کہ خیبر کو صرف اس ایک شخص نے فتح کیا ہے اگر ہم یہ کہنا شروع کر دیں کہ خیبر فتح نہیں ہو رہا تھا اسکو صرف مولا علیؓ نے فتح کیا ہے تو یہ قرآن کی تصریحات اور احادیث کی تشریحات اور اہلِ تاریخ کی تصریحات کے سراسر منافی ہوگا اور

besturdubooks.wordpress.com

اس کہنے میں حقائق کو چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کی مذموم کوشش ہوگی اگر اہلِ تشیع یہ کہہ دیں کہ حضرت علیؓ کی برکت سے دوسروں نے کارنامے انجام دیئے ہیں تو اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ یہ ساری برکت حضور اکرم ﷺ کی تھی اور حقیقت میں حضور اکرم ﷺ ہی کی تھی لیکن اس سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالا جاسکتا ہے کہ حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ کرام ؓ نے حصہ ہی نہیں لیا تھا اور فاتحِ خیبر صرف رسول اللہ ﷺ ہی تھے اگر تم یہ نہیں کہہ سکتے ہو تو پھر اس کہنے کی کیوں بے جا جرات کرتے ہو کہتے ہو کہ خیبر کو مولا علی نے ہی فتح کیا تھا؟ ہاں یہ کہدو کہ مولا علی فاتح قلعہ قموص تھے جس کا ذکر حضور اکرام ﷺ نے بھی کیا ہے اہلِ تاریخ نے کیا ہے اور حقیقت کے مطابق بھی ہے جس کا کسی سننے والے پر اثر بھی ہو جاتا ہے لیکن اگر تم جھوٹ موٹ ملا کر کہو کہ حضرت آدم کی توبہ مولا علی کے طفیل قبول ہوئی بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات مولا علی کے طفیل ملی حضرت یونس اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی علیھم السلام کو سمندر، آگ اور یہود کے حملوں سے نجات مولا علی کے طفیل ملی تو یہ مجنون کی بڑ سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوگا۔

میں پھر پوچھتا ہوں کہ کیا خیبر میں حضرت علیؓ اکیلے تھے؟ کیا وہاں حضور اکرم کے دوسرے صحابی نہیں تھے؟ اگر تھے تو کیا لڑنے کے لئے نہیں گئے تھے؟ یا کیا وہ سیر و تفریح یا حضرت علیؓ کے جوہرِ شجاعت دیکھنے کے لیے گئے تھے؟ کیا بغیر لڑے کوئی آدمی شہید ہو جاتا ہے وہ زخمی کیوں ہوئے؟ اور انکے جسموں پر تلوار نیزوں کے زخم کیسے آئے؟ اور پھر حضور اکرم ﷺ نے انکو مالِ غنیمت میں سے خیبر کی زمینیں تقسیم کر کے کیوں دیں؟ کیا مجاہد کے علاوہ کسی آدمی کو مالِ غنیمت سے حصہ دیا جاسکتا ہے؟ کیا العیاذ باللہ حضور اکرم ﷺ نے تقسیم غنائم خیبر میں حضرت علیؓ پر ظلم کیا کہ حق تو ان کا تھا اور آپ ﷺ نے العیاذ باللہ انصاف کا تقاضہ پورا کئے بغیر ڈیڑھ ہزار آدمیوں کو اس میں شریک کیا؟ خدا کا خوف کرو یہ دنیا فانی چیز ہے یہاں کی چالاکیاں یہاں ہی دھری کی دھری رہ جائیں گی اور کل میدان حشر میں خدائے قہار و جبار کے سامنے جانا ہوگا اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت علیؓ فاتحِ خیبر تھے اور اس کی عام شہرت بھی ہے لیکن شیعوں کی طرح یہ کون

besturdubooks.wordpress.com

کہہ سکتا ہے کہ صرف علیؓ نے سارا خیبر فتح کیا دوسرا کوئی نہیں تھا؟

تنبیہ (۲): حضرت علیؓ کو قلعہ قموص کی طرف روانہ کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے جہاد کے آداب میں سے ایک ادب کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جا کر پہلے انکو اسلام کی طرف بلاؤ کیونکہ اگر تیرے ہاتھ پر ایک آدمی بھی ہدایت قبول کرے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہوگا اس جملے سے بعض حضرات نے یہ نتیجہ نکالنا شروع کر دیا کہ بس ہدایت کیلئے فقط دعوت ہی اصل چیز ہے اور یہ لڑنا بھڑنا کوئی چیز نہیں نہ مقصود ہے نہ مطلوب ہے پھر اس جملہ کو عوام الناس کے دل و دماغ میں اس انداز سے بٹھا دیا گیا کہ اب وہ ایک حد تک میدان کارزار میں اسلحہ لیکر جانے کو منسوخ سمجھنے لگے یا بے فائدہ اور فضول سمجھنے لگے جب بھی جہاد حق و باطل کے معرکوں کی بات آتی ہے تو فوراً کہنے لگ جاتے ہیں کہ دیکھو خیبر میں حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تھا کہ ایک آدمی کی ہدایت تیرے لئے سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔

میں نہایت ادب و احترام سے عرض کرتا ہوں کہ اے اللہ کے بندو! دین اسلام اور شریعت مقدسہ ایک حدیث کا نام نہیں بلکہ یہاں ''الف'' سے لیکر ''ی'' تک پوری شریعت اور اسکے احکامات کا نام ہیں، اسی طرح دین اسلام میں تاریخ کا صرف ایک قصہ نہیں ہے نہ یہاں کوئی یکطرفہ ٹریفک کا نظام ہے بلکہ یہاں تو پورے احکامات، پوری تاریخ اور پورے واقعات ہیں جو مربع ٹریفک کے چوراہے کی طرح انتہائی حساس اور انتہائی محتاط معاملہ ہے آپ نے ایک خاص موقع و محل کے ایک خاص جملے کو جہاد کے پورے اسلامی نظام کے مقابلے پر لا کر کیوں کھڑا کر دیا؟

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ شریعت مطہرہ میں جو دعوت کا نظام ہے جس پر جہاد موقوف ہے کیا یہاں وہ صورت سامنے تھی یقیناً آپ نفی میں جواب دیں گے کیونکہ دعوت وہاں واجب ہے جہاں کفر کو اسلام کے متعلق کچھ بھی معلوم نہ ہو اور یہاں تو خیبر کے یہودی مدینہ کے اطراف میں سب کچھ سننے کے بعد خیبر کی طرف چلے گئے تھے سب کو بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ کے حالات کا پتہ تھا پھر قلعہ قموص سے پہلے کئی دنوں تک کئی قلعوں پر حق و باطل کے کئی معرکے ہو چکے تھے، تو شرعی اصولوں

besturdubooks.wordpress.com

کے مطابق حضرت علیؓ کی یہ دعوت ''مستحب'' کے درجہ میں تھی تو ایک مستحب فرمان کی آڑ میں آپ جہاد مقدس کے پورے نظام کو کیوں کمزور کر رہے ہو؟

میں آپ سے پھر پوچھتا ہوں، کیا خیبر کے بعد دس رکوعات پر مشتمل سورت انفال موجود نہیں؟ جس میں اول سے لیکر آخر تک جہاد اور لڑنے کے مسائل و فضائل اور قوانین جنگ کا تذکرہ ہے اور کیا غزوہ خیبر کے اس فرمان کے بعد سورت توبہ نہیں اتری جس میں کفار سے لڑنے کی ترغیب در ترغیب ہے کیا سورت توبہ میں یہ آیت نہیں جس کا ترجمہ ہے: لڑو! ان سے اب اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ان کو عذاب دیگا اور انکو رسوا کریگا اور انکے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور مسلمانوں کے سینوں کو ٹھنڈا کریگا اور ان کے دلوں کی سوزش اور غیض و غضب کو دور کرے گا اور ''اس ضمن میں'' اللہ جسے چاہے ہدایت نصیب کرے گا۔

سولہ رکوعات پر مشتمل یہ پوری سورت کفار سے لڑنے اور انکے احکامات و فضائل اور جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کی مذمت میں اتری ہے ان دونوں سورتوں کو ملا کر تقریباً ڈیڑھ پارہ قرآن یکجا طور پر مسلسل جہاد کے متعلق اترا ہے کیا یہ سارا قرآن آپ نے خیبر کے اس ایک جملے کے نظر کر دیا؟

میں پھر نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ اس فرمان کے بعد حضرت علیؓ نے ہتھیار پھینک دیئے اور مرحب کے مقابلے کے بجائے سمجھانے کیلئے گئے اور کیا سمجھانے سے وہ سمجھ گئے اور مقابلہ ہی نہیں ہوا؟ کیا مرحب کو حضرت علیؓ نے دو ٹکڑے کر کے جہنم رسید نہیں کیا؟ اور اسکے بعد قلعہ میں داخل ہو کر دوسروں کو قتل نہیں کیا قیدیوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں اور اموال کو مالِ غنیمت نہیں بنایا؟ اور خیبر کے بعد حضرت علیؓ کسی اور جگہ جہاد میں کبھی نہیں لڑے؟ جنگ نہروان میں کیا آپ نے چھ ہزار خوارج کو نہیں مارا؟ کیا اس فرمان کا مطلب حضرت علیؓ نہیں سمجھے یا فرمانِ رسول ﷺ کو بہت جلد بھول گئے اور جا کر لڑنا شروع کر دیا؟ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ حضور ﷺ کا یہ فرمان جہاد کے آداب اور ترتیب جہاد کا ایک حصہ تھا اور اس وقت مستحب کے درجہ میں تھا اور اس پر آج تک الحمد للہ مجاہدین عمل کر رہے ہیں وہ پہلے کفار کو دعوت اسلام دیتے ہیں اور پھر کارروائی کرتے ہیں جہاں

besturdubooks.wordpress.com

واجب ہوتا ہے وہاں واجب دعوت دیتے ہیں اور جہاں مستحب ہوتا ہے اس پر بھی کبھی عمل کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے، کیونکہ مستحب میں اس کی گنجائش ہے۔ فقہائے اسلام نے ایسا ہی لکھا ہے قدوری اور کنز کو دیکھو شرح وقایہ اور ہدایہ کو دیکھو آپ کو اسی طرح ملے گا باقی اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ مسلمانوں میں گھوم پھر کر انکی اصلاح کرنی چاہئے انکو راہ راست پر لانا چاہئے انکی فکر کرنی چاہئے تو میں بھی کہتا ہوں کہ یہ ایک اچھا کام ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے لیکن اس اصلاحی پروگرام کا جہاد کی دعوت کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ جہاد کا براہ راست تعلق کفار کے ساتھ ہے لہذا جہاد جس دعوت پر موقوف ہے اس دعوت کا تعلق بھی براہ راست کفار کے ساتھ ہے وہی امت دعوت ہے کہ اسلام قبول کر لو، نہیں تو جزیہ ادا کرو، نہیں تو پھر میدان میں لڑنے کا سامنا کرو۔ کیا آپ یہ جہاد والی دعوت کو امت اجابت یعنی مسلمانوں کو دے سکتے ہیں کہ آپ کسی مسلمان سے کہدیں کہ اسلام قبول کرلو نہیں تو جزیہ ادا کرو، نہیں تو پھر لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ؟ میرے محترم بھائی! خلط ملط نہ کیجئے اسلام میں جو حکم جس طرح ہو اسکو اسی طرح رکھیں نازک مقام کا خیال رکھیں کیونکہ۔

ہزار نکتہ باریک تر زمو ایں جاست
نہ ہر کہ سر بترا شد قلندری داند
نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن
چوں بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نہ دلبرا خطا ایں جاست

besturdubooks.wordpress.com

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور یاسر کافر کا مقابلہ

جنگ کا تیسرا مرحلہ

حضرت زبیرؓ حضور اکرم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے اور حضور اکرم ﷺ کے محبوب ترین اور خاص ترین اور خاص الخاص صحابی اور حواری تھے جب مرحب کو حضرت علیؓ نے قتل کیا تو قلعہ سے یاسر باہر نکل آیا یہ شخص اس علاقے میں انتہائی بہادر تھا، انکے پاس غضب کا ایک نیزہ تھا یہ شخص مسلمانوں کو ادھر ادھر مار بھگاتا تھا اور ہر طرف سے اندھا دھند اسلحہ استعمال کرتا تھا کہ اتنے میں اسکے مقابلے پر حضرت علیؓ میدان میں نکل آئے لیکن حضرت زبیرؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تجھے خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ انکو میرے مقابلے میں چھوڑ دیں چنانچہ اب میدان کارزار میں یاسر اور حضرت زبیرؓ آمنے سامنے مقابلہ پر آ کر کھڑے ہو گئے؟

مسلمان اس کا نظارہ کر رہے تھے کہ دیکھئے مقابلہ کیسا رہتا ہے حضرت زبیرؓ کی والدہ حضرت صفیہؓ نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے پریشانی کا اظہار کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا یہ شخص میرے بیٹے زبیر کو قتل کر دے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تیرا بیٹا اس کافر کو قتل کر دے گا (حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے علاوہ ۲۰ خواتین غزوہ خیبر میں شریک ہو گئی تھیں) راوی کا بیان ہے کہ دونوں کا مقابلہ دیر تک جاری رہا اور دونوں کی تلواریں آپس میں ٹکراتی رہیں کہ حضرت زبیرؓ نے شدید حملہ کر کے یاسر کافر کو قتل کر دیا حضور اکرم ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو مبارکباد دی اور پھر فرمایا کہ ہر نبی کا ایک خاص گہرا دوست ہوتا ہے اور میرا خاص اور مخلص دوست میرا پھوپھی زاد بھائی زبیر ہے۔ جب مرحب اور یاسر مارے گئے تو حضور اکرم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ خوشخبری سنو کہ مرحب کی موت سے خیبر کشادہ ہوا اور یاسر کی موت سے خیبر کا معاملہ آسان ہو گیا۔ یاد رہے عربی میں مرحب کشادگی اور یاسر آسان کے معنی ہے۔

اس معرکہ کے بعد یہودیوں کا ایک اور مشہور بہادر نکل آیا جس کا نام اسیر تھا جو قد وقامت میں

besturdubooks.wordpress.com

چھوٹا سا تھا مگر مضبوط تھا، آتے ہی ایسر چیخنے لگا کہ ہے کوئی جو مقابلہ پر آ جائے اور میرا مقابلہ کرے۔ اس کے اعلانِ مبارزہ پر محمدی کچھار سے محمد بن مسلمہؓ مقابلہ کیلئے نکل آئے دوبدو مقابلہ ہوا دونوں طرف سے تلواریں ٹکرائیں آخر ایمان کی تلوار کفر پر غالب آئی اور ایسر کو محمد بن مسلمہؓ نے جہنم رسید کیا۔

اس کے بعد عامر نامی یہودی میدان میں مقابلہ پر آ گیا یہ ایک لمبا تڑنگا یہودی تھا اور بھاری بھرکم جسم کا مالک تھا حضور اکرم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ کیا تم اس پانچ گز کے آدمی کو دیکھتے ہو جو میدان مبارزہ کیلئے مقابل کو بلا رہا ہے؟ اس وقت عامر کافر دوزرہوں میں ملبوس تھا اور تلوار کو لہراتے ہوئے میدان کارزار میں اکڑ اکڑ کر گھوم رہا تھا لوہے میں مکمل طور پر چھپا ہوا تھا اور مقابلہ کیلئے زور زور چیخ رہا تھا اس کے مقابلے پر حضرت علیؓ نکل آئے اور تلوار سے اس کافر پر چند وار کئے لیکن کوئی حملہ کامیاب ثابت نہیں ہوا پھر حضرت علیؓ نے اسکی ٹانگوں کو کاٹ دیا وہ زمین پر سرین کے بل بیٹھ گیا حضرت علیؓ نے اس کا کام تمام کر دیا اور اسلحہ اتارا۔

جب اس قلعہ کے سامنے حارث، مرحب، عامر یاسر اور ایسر جیسے مشہور نامور بہادر پٹ گئے اور پٹتے پٹتے مٹ گئے تو یہود کی کمر ٹوٹ گئی اور بقیہ قلعوں پر کارروائی آسان ہو گئی۔

الحمد لله حمداً کثیراً

اے مسلمان! تمہاری شان یہ تھی۔

لگاتا تھا تُو جب نعرہ تو خیبر توڑ دیتا تھا
حکم دیتا سمندر کو تو راستہ چھوڑ دیتا تھا

قلعہ وطیح اور سلالم کی فتح

جنگ کا چوتھا مرحلہ

الله اکبر خربت خیبر

ر باقی قلعوں کیلئے بھی منجنیقیں نصب کر دی گئیں تو یہود اپنے بچوں اور

besturdubooks.wordpress.com

عورتوں پر گھبرا گئے خیبر کے یہود نے خیال کیا کہ اب بچاؤ کا کوئی امکان نہیں رہا اگر کچھ بچاؤ ہوسکتا ہے تو وہ صرف اور صرف صلح کے ذریعہ ان قلعوں کے حوالے کرنے سے ہوسکتا ہے چنانچہ یہودنا بہود چودہ دن محاصرہ میں رہنے کے بعد مجبور ہو گئے اور حضور ﷺ کے سامنے صلح کی درخواست کی، حضور اکرم ﷺ نے صلح کی درخواست منظور کی تو یہود نے کنانہ بن ربیع کو بطور قاصد حضور اکرم ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ صلح کے دفعات طے کریں۔

آپ ﷺ نے ان کی جان بخشی چند شرائط کے ساتھ مشروط کی وہ شرائط یہ تھی۔

① خیبر کی زمین فوراً خالی کردی جائے اب زمین مسلمانوں کی ہوگی۔

② سونا چاندی ہتھیار اور سامان حرب وضرب سب یہاں چھوڑ کر چلے جاؤ صرف بدن پر کپڑے لے جاؤ۔

③ اموال میں سے کسی چیز کو نہ چھپایا جائے۔

④ جس نے کوئی چیز چھپائی تو وہ شخص مباح الدم ہوگا۔

⑤ یہودِ خیبر نے یہ درخواست کی کہ اس علاقے کی زمینوں کو ہم آباد کرنا جانتے ہیں لہذا بطورِ مزارع ہم کو یہاں برقرار رکھا جائے حضور ﷺ نے فرمایا جب تک اللہ نے چاہا اس وقت تک تمہیں برقرار رکھیں گے۔

اسی آخری درخواست اور شرط کے تحت یہود خیبر کو خیبر میں رہنے کا عارضی حق دیا گیا اور پھر حضرت عمرؓ نے انہیں شام کی طرف دھکیل کر خیبر سے نکال دیا کیونکہ یہاں حضور اکرم ﷺ کے چند فرمان موجود تھے۔

① ......أخرجوا اليهود من جزيرة العرب .

یعنی جزیرہ عرب سے یہود ونصاریٰ کو نکال دو۔

② ......لايجتمع دينان في جزيرة العرب.

یعنی جزیرہ عرب میں دو دین اکھٹے نہیں چل سکتے۔ (صرف دین اسلام چل سکتا ہے)

besturdubooks.wordpress.com

غنائمِ خیبر کی تفصیل

خیبر کے ان قلعوں سے بہت بڑے پیمانے پر مالِ غنیمت اکٹھا کیا گیا عورتوں، بچوں اور مردوں کو تو صلح کی اس آخری شرط کے بعد معاف کر دیا گیا لیکن ان کے جسم کے کپڑوں کے علاوہ باقی سب مال ومتاع بطور مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا حضور اکرم ﷺ نے غنائمِ خیبر پر حضرت فروہؓ کو نگران مقرر فرمایا تھا چنانچہ ان قلعوں سے جو کچھ مال حاصل ہوا اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

ریشم کے بڑے ذخائر مل گئے، وافر مقدار میں چادریں ملی، بہت بڑا اسلحہ ہاتھ لگا، ریوڑ کے ریوڑ بکریاں اور گائے حاصل ہوئیں، کھانے پینے کا تیار سامان کے علاوہ غلوں کے گودام ہاتھ آئے، سونے کے کنگن سونے کے بازو بند اور سونے کے پازیب اور کان کی بالیاں اور سونے کی انگوٹھیاں اعلیٰ قسم کے ہار اور دیگر جواہرات کے ہار ہاتھ آئے، ایک سو زرہیں ملیں اور چار سو تلواریں ہاتھ لگی۔ ایک ہزار نیزے ملے، پانچ سو عمدہ عربی کمانیں ملیں اور خیبر کی پوری زمین اور پورا علاقہ ملا، اور اسلام کے لئے راستہ ہموار ہو گیا۔ الحمد للہ علی ذالک.

کنانہ بن ربیع کا دھوکہ اور موت

جنگ کا پانچواں مرحلہ

حضور اکرم ﷺ نے کنانہ بن ابی الحقیق کو صلح کے وقت فرمایا تھا کہ اگر کوئی چیز چھپا کر رکھ دی تو پھر چھپانے والے شخص کو قتل کر دیا جائے گا، کنانہ بن ربیع نے کہا کہ یہی معاہدہ ہے اور طے شدہ معاملہ ہے، حضور اکرم ﷺ نے چند مسلمانوں اور چند یہود کو اس معاہدے پر گواہ بنایا پھر حضور اکرم ﷺ نے کنانہ بن ربیع سے پوچھا کہ بتاؤ چمڑے کا وہ تھیلا کہاں ہے جس میں تم لوگ بڑے پیمانے پر زیورات بنو نضیر کے مدینہ سے جلا وطنی کے دوران یہاں خیبر لائے تھے؟ کنانہ نے کہا وہ سارا مال جنگوں اور دیگر ضروریات میں خرچ ہو گیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ تو بہت بڑا مال تھا اتنے

besturdubooks.wordpress.com

تھوڑے عرصہ میں وہ کیسے خرچ ہو گیا کنانہ نے کہا: جی وہ سارا خرچ ہو گیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے جھوٹ بولا اور دھوکہ سے وہ مال چھپایا اور پھر ظاہر ہو گیا تو تم واجب القتل ہو جاؤ گے، کنانہ نے کہا جی ہاں! اگر مال ظاہر ہو گیا تو مجھے قتل کر دو، ایک یہودی نے کنانہ سے کہا دیکھو اگر کوئی مال چھپا کر رکھا ہے تو ظاہر کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نبی پر بات ظاہر کر دیتا ہے پہلے بھی کئی بار ایسا ہو چکا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مارے جاؤ۔ کنانہ نے اس یہودی کو سخت ڈانٹ پلائی اور کسی قسم کا مال چھپانے یا دھوکہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک اور یہودی سے کچھ معلومات مانگی اس نے کہا مجھے تو تھیلی کی متعلق کچھ معلوم نہیں البتہ فلاں جگہ ایک ویران علاقہ ہے میں نے کئی بار صبح صبح کنانہ کو وہاں گھومتے پھرتے دیکھا ہے حضور اکرم ﷺ نے آدمیوں کو بھیجا اور اس ویرانے میں کھود کرید اور کھوج کا حکم دیدیا چنانچہ زیورات کا وہ تھیلہ مل گیا اس پر حضور اکرم ﷺ نے کنانہ بن ربیع کو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دیا کہ اس کو اپنے بھائی کے بدلے قصاص میں قتل کر دو چنانچہ اس نے اس کو قتل کر دیا اور اسی طرح خیانت کی پاداش میں کنانہ کا بھائی بھی مارا گیا اب خیبر کے تمام سرغنے اور شر و فساد کی جڑیں اور بڑے بڑے فسادی مارے گئے شر و فساد کی جڑیں اکھیڑ دی گئیں اور بدمعاشوں کے اڈے ختم ہو گئے اسلام کا بول بالا ہوا اور کفر کا جھنڈا سرنگوں ہو گیا اور مدینہ منورہ یہود کی شرارتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا اور جزیرہ عرب سے یہود نا بہبود کے فساد کا خاتمہ ہو گیا۔ سچ ہے ؎

جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

ایک ماہ کا مسلسل جہادِ مقدس وادی خیبر پر ہوا ڈیڑھ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم ﷺ کے جھنڈے تلے اس میں حصہ لیا یہودِ خیبر کی درخواست پر ان کو ایک عرصہ تک خیبر کی زمینوں پر نصف بٹائی پر برقرار رکھا گیا پھر ان کو خیبر سے نکال دیا گیا اور آج تک وہاں کروڑوں مسلمان ایمان و اسلام پر پیدا ہوئے اور اسلام و ایمان پر مر گئے یہ جہادِ مقدس کی برکت ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

شہداء خیبر اور دیگر واقعات

جنگ کا چھٹا مرحلہ

ایک ماہ کا مسلسل جہاد مقدس وادی خیبر پر ہوا، ڈیڑھ ہزار صحابہ کرام ؓ نے حضور اکرم ﷺ کے سیاہ وسفید رنگ کے مبارک جھنڈے کے سائے کے نیچے اس میں حصہ لیا، یہود خیبر کی درخواست پر ان کو ایک عرصہ تک خیبر کی زمینوں پر نصف بٹائی پر برقرار رکھا۔ مال غنیمت اور لونڈیاں وغلامان صحابہ کرام ؓ پر تقسیم ہو گئے حضرت صفیہؓ حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آ کر اُمّ المؤمنین بن گئیں وادی قری میں تو کچھ مقابلہ ہوا مقابلہ کے بعد علاقہ فتح ہوا اور لشکر اسلام واپس مدینہ آ گیا۔

فدک کے بعد یہودیوں اور دیگر قبائل نے خود آ کر صلح کی درخواستیں دیں ان سے صلح کے معاہدے ہو گئے اور فدک کی زمین و مال بطور مال فئی رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس رکھ لیا اور مجاہدین پر تقسیم نہیں کیا۔ خیبر ہی کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے پالتوں گدھوں کے گوشت اور عورتوں سے متعہ کی حرمت کا عام اعلان فرمایا چنانچہ امت مسلمہ آج تک اس پر متفق چلی آ رہی ہے کہ گدھے کے گوشت اور عورتوں کے متعہ حرام ہیں لیکن صرف شیعہ نے متعہ کو سینہ سے لگا کر رکھا ہے اور مذہب کے نام پر خوب عیاشی اور بدمعاشی کا بازار گرم کر رکھا ہے اور نوجوانوں کو متعہ کی پیشکش سے مذہب تبدیل کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور متعہ کے اس مکروہ جال میں پھنس کر نوجوانوں کو شکار کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں شیعہ حضرات متعہ کو جائز کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو گدھوں کو بھی جائز کر کے کھا لینا چاہیئے کیونکہ حضور ﷺ نے بیک وقت دونوں کو حرام قرار دیا تھا اگر شیعہ ایک کو حلال سمجھتے ہیں اور دوسرے کو حرام سمجھتے ہیں تو یہ بڑی بے انصافی ہوگی بلکہ دونوں کو ساتھ ساتھ رکھے تاکہ متعہ اور گدھا دونوں دوست ساتھ ساتھ رہیں۔

شیعہ حضرات فدک کیلئے روتے رہتے ہیں کہ یہ ہمارا تھا اہل بیت کا تھا ان کے پاس رہنا تھا تو اب ہمارے پاس رہنا چاہیئے میں کہتا ہو کہ تم نے پورے ایران کو ہڑپ کر لیا ہے جو عمر فاروقؓ اور

besturdubooks.wordpress.com

عثمانؓ نے فتح کیا تھا اور حضرت علیؓ تو اس میں شریک بھی نہیں ہوئے تھے اب تم فاروقؓ وعثمانؓ کا ایران ہمیں واپس کر دو ہم فدک تمہیں دیدیں گے۔

خیبر ہی کے موقع پر حضرت ابو ہریرہؓ اور ان کے ساتھ اسلام قبول کرنے والے اپنے وطن سے مدینہ آئے اور پھر ان کو معلوم ہوا کہ حضور جہاد پر گئے ہیں تو سب لوگ خیبر میں آگئے۔ البتہ مال غنیمت میں سے ان کا کوئی حصہ نہیں دیا گیا۔

خیبر ہی کے موقع پر حضرت جعفرؓ اور دیگر صحابہ ؓ تشریف لائے جن کی آمد پر حضور ﷺ نے اس طرح کا اظہار فرمایا:

ماادری بایھما انا اسر بقدوم جعفر ام بفتح خیبر

میں نہیں جانتا کہ کس خوشی پر میں زیادہ خوش ہوں جعفر کی آمد پر یا فتح خیبر پر۔

پھر حضور ﷺ آگے بڑھا اور حضرت جعفرؓ کی پیشانی کو بوسہ دیا خیبر ہی کی فتح کے بعد ایک یہودیہ عورت زینب نے آکر حضور اکرم ﷺ کو بکری کے گوشت میں زہر ملا کر کھلایا حضور ﷺ نے ہاتھ کھینچ لیا البتہ کچھ اثر شکم مبارک تک پہنچ گیا مگر اللہ تعالیٰ نے اثر کو بے اثر بنا دیا پھر حضور کی وفات کے وقت اثر ظاہر ہوا ایک صحابی زہر سے شہید ہو گئے تو وہ عورت قصاص میں قتل ہو گئی۔

نتائج جنگ

خیبر کے اس معرکہ حق و باطل میں کفار کے ۹۳ یہودی مارے گئے کفر کے یہ سرغنے جب مارے گئے تو پورا علاقہ خیبر اسلام کا گہوارہ بن گیا ۹۳ تو بے شک جہنم رسید ہو گئے لیکن اس وقت سے آج تک کروڑوں انسان جنت میں چلے گئے کیونکہ اسلام پر پیدا ہوتے ہیں اسلام پر مرتے ہیں اگر ان ۹۳ آدمیوں کا آپریشن نہ ہوتا تو وہاں پر یہودی پیدا ہوتے اور یہودی مرجاتے اور کروڑوں انسان جہنم رسید ہو جاتے تو بتائیے جہاد سے لوگ جنتی بن رہے ہیں یا دوزخی؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ مجاہدین کی گولی سے لوگ جہنم میں چلے جاتے ہیں اور ہماری گولی سے جنت میں پہنچ جاتے ہیں میر

besturdubooks.wordpress.com

کہتا ہوں اگر مجاہدین کی گولی سے اگر کوئی دوزخ میں جاتا ہے تو اللہ کے حکم کے مطابق جاتا ہے اللہ نے فرمایا ہے کفار کو میدانِ جہاد میں قتل کرو اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اگر ایک جہنم میں جاتا ہے تو ایک ہزار کیلئے جنت کا راستہ کھل جاتا ہے۔ پھر یہ عرض بھی ہے کہ مجاہد کے پاس بینک گولی ہے لیکن ان حضرات کے پاس گولی کہاں ہے کہ جس سے مار کر آدمی جنت جاتا ہے ان کے پاس کارتوس کہاں ہے اگر تھا بھی تو اس کا فائرپن ان حضرات نے نکال کرنا کارہ بنا دیا ہے۔ بہر حال جہاد اللہ کا حکم ہے اس کے لئے اپنی طرف سے مثالیں بنا کر کمزور کرنا کوئی اچھا کام نہیں اور نہ ہی دین کی کوئی خدمت ہے۔

خیبر کے اس معرکہ حق و باطل میں حضور اکرم ﷺ کے سولہ صحابہ کرامؓ شہادت کے درجہ عالیہ پر فائز ہوئے حضور ﷺ نے انکو خیبر ہی میں دفنایا اور خود دوسرے صحابہ کے ساتھ مدینہ واپس آگئے شہداء کے نام یہ ہیں: ① حضرت ربیعہ بن اکثمؓ ② ثقف بن عمروؓ ③ رفاعہ بن مروح ④ محمود بن مسلمہؓ ⑤ ابوضیاح بدریؓ ⑥ حارث بن حاطب بدریؓ ⑦ عبداللہ بن ابی امیہؓ ⑧ عدی بن مرہ ⑨ اوس بن حبیبؓ ⑩ انیس بن وائلؓ ⑪ مسعود بن سعدؓ ⑫ بشر بن براءؓ ⑬ فضیل بن نعمانؓ ⑭ عامر بن اکوعؓ ⑮ عمارہ بن عقبہؓ ⑯ یسارؓ

﴿رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ﴾

اسلام کے یہ سپاہی اور جان کی بازی لگانے والے محمدی گلستان کے یہ بلبل خیبر کے دروں وادیوں اور پہاڑوں پر دفن ہو کر ہر گزرنے والے کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم زندہ ہیں۔

اے اللہ پوری دنیا میں مسلمانوں کو جہاد کیلئے بیدار فرما جوانوں، بوڑھوں، مردوں اور عورتوں کو بیدار فرما اے اللہ! تمام مجاہدین کی مدد فرما، کفار کی قید میں گرفتار مسلمانوں کو جلد رہا فرما، جہاں کہیں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے ان کی نصرت فرما، طالبانِ افغانستان، بوسنیا، چیچنیا، تاجکستان، کشمیر اور فلسطین کے مظلوم مسلمانوں اور وہاں کے مجاہدین کی مدد فرما، افواج پاکستان کو اسلامی خطوط پر مجاہد اور

besturdubooks.wordpress.com

اپنے دین کے سپاہی اور سچے شیدائی بنا، عالمِ اسلام کی افواجِ اسلامیہ کو جہاد پر اکھٹا فرما اور اس امت کو ایک مومن مجاہد خلیفہ عطا فرما۔

اے اللہ! میں نے تیرے دین کے ایک حکم حکمِ جہاد کی تفصیل وتشریح کی ہے اسے قبول فرما، میں کچھ نہیں ہو لیکن جن مقدس ہستیوں کا میں نے تذکرہ کیا ہے ان کی برکت سے اس کتاب کو مقبول بنا اے اللہ! میرے قلم کو ہر قسم کی لغرش سے محفوظ فرما، اے اللہ جو بات تجھے ناپسند ہو اس کے لکھنے سے میرے قلم کی حفاظت فرما۔ اور جو تجھے پسند ہو اس میں میرے قلم کی مدد فرما، آمین یا رب العالمین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ و اٰلہ و صحبہٖ اجمعین.

بنا کر دند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆☆..........☆.....☆..........☆☆